SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, December 11, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past four in the evening with Mr. Presiding Officer (Mr. Masood Kausar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ
اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا وَ اِنْ
حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۞

ترجمہ: (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور رشوت کا حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس(کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جزاک اللہ ۔ جی وٹو صاحب سوال و جواب ۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, December 11, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past four in the evening with Mr. Presiding Officer (Mr. Masood Kausar) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ
اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ اِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا وَ اِنْ
حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

ترجمہ: (یہ) جھوٹی باتیں بنانے کے لئے جاسوسی کرنے والے اور رشوت کا حرام مال کھانے والے ہیں اگر یہ تمہارے پاس(کوئی مقدمہ فیصل کرانے کو) آئیں تو تم ان میں فیصلہ کر دینا یا اعراض کرنا اور اگر ان سے اعراض کرو گے تو وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کا فیصلہ کرنا کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جزاک اللہ ۔ جی وٹو صاحب سوال و جواب ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین! ایک سوال کل جاری تھا اور وہ آج نمبر1 پر ہے۔ اس سلسلے میں پہلے تو ایک نمبر کی غلطی تھی کہ میرے پاس 82 لکھا ہوا تھا اور وہاں 81 تھا۔ جناب والا! جب اس سارے کو recheck کیا ہے تو میری لسٹ میں ٹائپ کرنے والے نے نمبر 16 کو miss کر دیا اور نمبر 15 کے بعد 17 لکھ دیا اور اس طرح نمبر 82 کا فگر لکھ دیا۔ جناب والا! نمبر 82 کی بجائے نمبر81 درست ہے۔

جناب والا! راجہ اورنگ زیب صاحب نے فرمایا تھا کہ فلاں صاحب جو ہیں وہ reinstate ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کا نمبر اپنی لسٹ کے مطابق 81 بتایا تھا اور وہ جواب میں 80 چھپا ہوا تھا کیوں کہ وہ نمبر پرنٹنگ کے دوران درست کر دیئے گئے تھے۔ اس طرح جناب ! نمبر 80 پر وہی آدمی ہے یعنی میں نے جو نمبر81 بتایا تھا وہ اصل میں 80 ہے اور وہ آدمی واقعی reinstate ہو چکا ہے۔

جناب والا! باقی جو یہ 81 لوگ ہیں یہ گریڈ 19 سے اوپر کے لوگ ہیں اور باقی کچھ لوگ گریڈ 17 اور 18 کے ہیں اور ان کی لسٹ علیحدہ ہے۔ اس سوال میں گریڈ 19 سے اوپر کے لوگوں کے بارے میں پوچھا گیا ہے اور اس کا جواب دیا گیا تھا۔ کچھ دوستوں نے فرمایا تھا کہ ان کے علم کے مطابق فہرست 87 کی ہے لیکن ایسا نہیں ہے ۔ فہرست میں ٹوٹل تو اس طرح دیا گیا ہے کہ Prime Minister 91 cases کے Accountability Cell کی طرف سے refer ہوئے تھے اور اس کے علاوہ بھی cases ہیں۔ ہم نے جو ان کا ٹوٹل work out کیا ہے وہ above Grade- 19, 81 ہیں اور گریڈ 17 اور 18 کے 72 ہیں اور یہ ٹوٹل 153 بنتے ہیں لیکن یہ سوال میں نہیں پوچھا گیا ۔ سوال میں صرف 19 سے اوپر کا پوچھا گیا تھا۔ میرے خیال میں انہیں شاید اس وجہ سے غلطی ہوئی ہو گی۔ مختلف مواقع پر جو بات کسی خاص context میں کچھ آفیسرز کے بارے پوچھی گئی ہو تو اس کی تعداد میں کمی بیشی ہو سکتی ہے لیکن یہ گریڈ 19 سے اوپر کے 81 ہیں اور اب میں نے ان کو چیک کیاہے تو اس میں 72 گریڈ 17 اور 18 کے ہیں اور یہ ٹوٹل 153 بنتے ہیں ۔ اس کے علاوہ جو وہ بات پوچھنا چاہیں پوچھیں۔ میں نے اس کے بارے کچھ لسٹ بھی مزید تیار کروا لی ہے۔ نصیر صاحب کے بارے میں یہ کہا گیا تھا کہ انہیں compulsorily retire کر دیا گیا تھا ۔ نہیں وہ reinstate ہوئے اور پھر اپنی superannuation کی جو age 60 years ہے وہ اس کو پہنچ کر retire ہوئے ہیں ان کو زبردستی یا کسی صورت میں retire نہیں کیا گیا ۔ ان کی عمر 60 سال ہو گئی تھی اور وہ 15-1-97 کو retire ہو چکے ہیں۔ یہ جناب والا! کل والے وہ سوالات تھے جن کے

جواب میں نے عرض کر دیئے ہیں۔ مزید جو وہ پوچھنا چاہیں پوچھیں۔

Mr. Presiding Officer: We don't entertain point of orders during the question hour. So, you can raise this unless it is pertained to question hour, otherwise, I will request you to raise this point of order after the question hour is over.

ایک منٹ جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ: سپلیمنٹری ہے کہ جیسے کل میں نے اپنی observation دی تھی اور آپ نے defer کیا تھا یہ۔ تو بات تو وہی کی وہی رہی۔ یہ آج پھر لکھتے ہیں کہ ۸۲ آفیسرز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب وہ درست ہونا چاہیئے۔

سید عاقل شاہ: جناب میرا سوال تو ہو لینے دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں نے یہ عرض کر دیا ہے۔ کہ ۸۱ ہے، جہاں ۸۲ لکھا ہوا ہے اس کو ۸۱ درست پڑھنا چاہیئے۔

سید عاقل شاہ: جناب عرض یہ ہے کہ یہ original list جو پہلے آئی تھی وہ record پہ ہے۔ اس میں ۸۷ تھے grade 19 and above پانچ پہلے غائب ہو گئے۔ ایک آج چلا گیا اور ہماری اطلاع یہ ہے کہ اس میں ایک نام نہیں ہے۔ اگر وہ یہ کہیں تو وہ نام میں ان کو بتاتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ سارا حکومت کا کام ان پر نہ چھوڑیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: آپ وہ نام بتا دیں۔

سید عاقل شاہ: آپ نے کہا ہے میں آپ کو confirm کر کے بتا دوں گا وہ نام۔ اور میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس میں ایک نام جو پہلے تھا اب نہیں ہے۔ میں record کے اوپر یہ بات بھی لانا چاہتا ہوں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: آپ مجھے بعد میں بتا دیجیئے گا۔

سید عاقل شاہ: میں آپ کو ضرور بتا دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، قاضی صاحب ' انور کمال صاحب کے بعد آپ کی باری ہے جی۔ انور کمال صاحب۔

جناب انور کمال خان مروت، جناب انہوں نے serial No.11 پہ خالد عزیز کے بارے میں remarks میں یہ لکھا ہے کہ وہ suspend ہیں گو کہ وہ reinstate ہو چکے ہیں and he is working in the P.M. Secretariat یا احتساب سیل میں ہیں ' اگر یہ check کر لیں ' خالد عزیز نام ہے جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں نے نوٹ کر لیا ہے جی۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, at serial No. 11, amongst the suspended officers, he was Chief Secretary of my Province. He is now in the Ehtesab Cell and one of the persons who is investigating others. Will the Minister clarify, when he was facing the charge of corruption, he has been made to investigate cases of the corruption? Can the Minister explain his position?

میاں محمد یٰسین خان وٹو، میں نے یہ نوٹ کر لیا ہے۔ میں اس کو take up کروں گا۔

Mr. Presiding Officer: Yes, supplementary Dr. Hayee Sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: چیئرمین صاحب شکریہ آپ کا۔ میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ نے جو بھی لسٹ دی ہے ۸۱ والی یا ۸۲ والی۔ کیا مجھے آپ بتا سکیں گے کہ آپ نے criterion کیا مقرر کیا ہے؟ آیا یہ victimization ہے یا کوئی آپ نے معیار مقرر کیا ہے۔ میں اس لئے آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں corruption بالکل top to bottom ہے۔ اب اس طرح آپ نے ۸۲ کو پکڑ کر کیا نمونہ پیش کیا؟ بہرحال ہم یہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ حکومت corruption کو کس criterion کے تحت' جو کہ society میں رچ بس گئی ہے ' society کا کوئی بھی ایک حصہ ایسا نہیں ہے جہاں corruption نہ ہو۔ سروسز ' سیاست ' کاروبار یعنی کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں ہے۔ آپ بتائیں جہاں corruption نہ ہو۔ تو مجھے یہ فرما دیں کہ

آپ نے criterion کیا رکھا ہوا ہے۔ آپ اس سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر واقعی آپ corruption کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو میری اس تجویز پر غور کرنا ہو گا کہ پوری society کے لئے آپ کو سوچنا چاہیئے۔ پورے ملک کا ' پورے معاشرے کا سوچنا چاہیئے اور اس کے لئے واضح پالیسی بنانی چاہیئے۔

جناب انور کمال خان مروت: جناب سیریل نمبر ۷۸ پر مسٹر عبدالودود شاہ جو AIG, Telecommunication میں NWFP کے ' وہ بھی re-instate ہو چکے ہیں اور یہاں پہ وہ suspended ہیں۔ This is serial No.78.

Mr. Presiding Officer:- I think it appears that a majority of them has been re-instated.

جو ابھی تک reinstate نہیں ہوئے ان کے نام بتا دیں جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں نے جو کل عرض کیا تھا کہ کئی آدمی ان میں سے re-instate ہو چکے ہیں' میں نے ان کی فہرست بھی بتائی تھی۔

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر: سب کو آپ نے احتساب سیل میں تو نہیں ڈال دیا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: یہ ۷۸ والا بھی نوٹ کر لیا جی۔

جناب غلام قادر چانڈیو: میرا supplementary ہے کہ وزیر موصوف نے کل یہ کہا تھا ' ہم نے demand کی تھی کہ چار جو بندے ان میں سے dismiss ہوئے ہیں ان کے خلاف جو رپورٹ تھی وہ یہاں فلور پر رکھ دی جائے گی۔ اس کے بارے میں بھی کہ وہ رپورٹ بھی اس ایوان میں لائی جائے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ جو چار بندے ہیں وہ کس وجہ سے dismiss ہوئے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: وہ جناب ان میں سے ایک اور بھی dismiss ہو گیا ہے۔ اس کی اطلاع آج آئی ہے ' information تو یہ ہے کہ ان کے بارے میں یہ examine کیا جا رہا ہے۔ میں نے کل بھی یہ عرض کیا تھا آپ کی خدمت میں کہ اگر اس میں legal hitch نہ ہوئی تو ہم وہ lay کر دیں گے۔ وہ examine کر رہے ہیں ' اس میں question

consideration کے لئے یہ ہے کہ وہ quacy judicial proceedings ہیں ۔ کیا اس سلسلے میں وہ رپورٹ یہاں lay کی جا سکتی ہے۔ میں نے عرض کیا تھا اور اب بھی میرا وہی stand ہے کہ اس میں اگر legal hitch نہ ہوئی' اس کا legal aspect examine کیا جا رہا ہے تو پھر وہ lay کر دیں گے before this House ۔ باقی جناب یہ mis-conduct, corruption and in-efficiency کے cases ہیں تو اس کے مطابق proceed کیا گیا ہے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ ملک میں corruption کو ختم کیا جائے' دور کیا جائے اس کے لئے ہم اقدامات کر رہے ہیں۔ مزید اقدامات کی ضرورت ہے اور میں فاضل ممبر ' بلوچستان کے فاضل ممبر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ مجھے ان کے جذبات کی بڑی قدر ہے کہ ' پہلے انہوں نے ارشاد فرمایا تھا' مجھے اس کا جواب دینے کا موقع نہیں ملا تھا' کہ واقعی ملک سے کرپشن دور کرنا اور ملک سے کرپشن دور کرنے کے لئے کوشش کرنا یہ ہر شہری کے دل کی خواہش ہے' ہر پاکستانی کی' محب وطن شہری کی خواہش ہے اور حکومت بھی اسی پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ درمیان میں کچھ آپ کے علم میں ہے ایک قسم کا بحران آگیا تھا ۔ پہلے ہی کرپشن کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور انشا ء اللہ آئندہ بھی اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں گے اور کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی کیونکہ اگر انتقامی کارروائی کسی کے خلاف کی جائے تو پھر اس کا رد عمل جو ہے درست نہیں ہوتا۔ مقصد معاشرے میں انصاف مہیا کرنا ہے اور ہماری حکومت کی یہ پوری کوشش ہے کہ ہر جگہ پر انصاف مہیا کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ویسے وٹو صاحب یہ کرپشن کے جو charges ہیں یہ تو Efficiency and Discipline Rule جیسے آپ نے کہا' یہ تو Departmental enquiries ہیں لیکن appropriate cases کتنے Criminal liability کے آپ نے proper courts میں فائل کئے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، یہ جناب 91 cases accountability کی طرف سے آئے تھے ۔ ان میں شامل ہیں وہ ۹۲ کیس۔ اور ان میں کچھ ۱۹ سے above کے ہیں اور کچھ کیس ۱۷ اور ۱۸ کے ہیں۔ کل یہ ۹۱ کیس اس طرف سے آئے تھے اور باقی ۱۵۳ جو ٹوٹل ملا کے ہوتے ہیں وہ routine کے ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جناب بولیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب یہ چونکہ ایک اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو نوکری سے نکالنا کوئی عام مسئلہ نہیں ہے یا کسی کو بیروزگار کرنا۔ تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان افسروں کے نام اور عہدے مجھے بتائیں جن کی CBR نے انکوائری کر کے سفارش بھی کی بحالی کے لئے ۔ تو ان کے کیسوں کی موجودہ صورت حال کیا ہے اور کب تک ان کو بحال کر دیا جائے گا، نمبر ۱۔ نمبر ۲ اور کن کن افسران کی بحالی زیر غور ہے اور کب تک ان کی بحالی ہو جائے گی۔ یہ دو سوال ہیں ۔ وزیر صاحب مجھے جواب دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ پانچ بحال کئے جا چکے ہیں پہلے، اب مزید ایک اور بحال ہو گیا ہے۔ وہ ہیں نمبر ۴، ۱۹، ۲۰، ۴۷ اور ۸۰۔ دو ہائی کورٹ نے re-instate کیے ہیں۔ وہ ان کے نمبر جو ہیں ایک نمبر پہلے سے کم ہوگیا ہے۔ کل والے سے ۵۱، اور ۵۲ ہیں اور اس کے بعد جن کی re-instatement under consideration ہے وہ ۲۴، ۲۶، ۲۸، ۳۱ اور ۴۵۔ اور ایک ۴۷ ہے وہ بھی جس کے آرڈر جاری ہو گئے ہیں اور پنجاب گورنمنٹ کو بھیج دئے گئے ہیں۔ تو اتنے ہوگئے ہیں جناب ۔ باقی کے خلاف کیس جو کچھ dismiss ہو گئے ہیں اور ایک فوت ہو گیا ہے۔ باقی کے خلاف جو کارروائی ہے وہ مختلف مراحل پر ہے ۔ ان میں کچھ dismissed ہیں ، کچھ under process ہیں۔ اس طرح ۹۱ لوگوں کی لسٹ میرے پاس ہے ۔ مختلف مراحل میں وہ کیسز ہو رہے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ اس میں غیر ضروری delay بالکل نہ ہو ۔ بعض جگہ لوگ گواہ لانے میں ، پیش ہونے میں دیر کرتے ہیں تو ایسی وجہ بن جاتی ہے ۔ کبھی انکوائری آفیسر کو کوئی مجبوری ہو گئی لیکن ہماری کوشش یہ ہے کہ ان کو فوری طور پر انصاف مہیا کیا جائے ۔ کیونکہ محسوس کرتے ہیں کہ justice delayed is justice denied. ہم اس سلسلے میں پوری کارروائی کر رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ صفدر عباسی صاحب ۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں اپنی کل کی بات کو reiterate کرتے ہوئے کہوں گا کہ میں نے وٹو صاحب کو تین نام دیئے تھے۔

Mr. Presiding Officer: This is unusually a long question and most of the honourable members were interested in it.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں نے کل تین نام دیئے تھے - سراج شمس الدین صاحب ، مسعود شریف صاحب اور بریگیڈئر اسلم حیات قریشی صاحب ' یہ dismissal میں آتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ ان کے خلاف جو انکوائری ہوئی ہے وہ رپورٹ آپ ایوان میں پیش کریں گے یا نہیں۔ اس پر یہ کہا گیا کہ legally ہم دے سکتے ہیں یا نہیں اور مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس پر پہلے کچھ ہوا ہے یا نہیں۔ لیکن میرا سوال وہیں پر برقرار رہتا ہے کہ انکوائری ہوئی ہے - وہ گورنمنٹ سرونٹ ہیں۔ ظاہر ہے انکوائری ان کے خلاف ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کو پورا حق ہے کہ اس انکوائری کی رپورٹ یہاں پر lay کی جائے تاکہ دیکھا جا سکے کہ واقعی ان کے خلاف جو الزامات تھے وہ صحیح ثابت ہوئے بھی ہیں یا نہیں یا یہ کہ گورنمنٹ نے ان کو politically victimize کیا ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں ہے کہ وٹو صاحب اس بارے میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں نے عرض کی ہے کہ اس کو ہم examine کر رہے ہیں۔ کل ہی آپ نے ارشاد فرمایا ہے اور کل ہی میں نے انہیں کہہ دیا ہے - انہوں نے اس سلسلے میں لاءمنسٹری سے رائے طلب کی ہے اور اس میں کچھ دن لگیں گے - وہ رائے اگر یہ آئی کہ ہم lay کر سکتے ہیں تو ہم lay کر دیں گے - اگر نہ آئی اور قانونی طور پر کوئی hitch ہوئی تو میں نے کل بھی عرض کیا ہے اور آج بھی یہی کہتا ہوں کہ اگر قانون کے مطابق کوئی ان کو protection ہے تو وہ آپ کے قانون کے مطابق ہی ہے اور اگر کوئی protection نہ ہوئی تو اس ایوان سے کوئی مقدس جگہ نہیں ہے جہاں ہم اس رپورٹ کو پیش کر سکیں - لیکن اس کے legal aspects کو examine کرنے کے بعد رولز کو بھی دیکھنا پڑے گا ' لاء کو بھی دیکھنا پڑے گا۔ ان لوگوں کو اپیل کا بھی حق ہے پھر اس کے بعد ان کو کورٹ میں بھی جانے کا حق ہے - تو آیا ان حالات میں مناسب ہوگا کہ ہم یہاں اس سلسلے میں پہلے کوئی verdict پاس کریں یا comment کریں یا ان کے اپنے جو rights ہیں ان کو پورا کرنے کا موقع دیں - تو اس سلسلے میں مناسب اقدامات اس رپورٹ اور اس رائے کے بعد کئے جائیں گے جو لاءمنسٹری دے گی پھر میں انشاء اللہ کچھ عرض کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نثار خان صاحب ۔

جناب نثار محمد خان۔ شکریہ ' جناب چیئرمین ۔

جناب خدائے نور۔جناب مجھے گلہ یہ ہے کہ سپلیمنٹری ایک ' دو ' تین ' آپ بیشک دس کر لیں 'بارہ کر لیں ' کوئی حرج نہیں لیکن یہ انصاف کا تقاضا نہیں کہ کسی اور سوال پر تین سے زائد نہیں ۔ یہ دسواں یا بارہواں ضمنی سوال ہو رہا ہے ۔آپ ضرور وقت دیں لیکن پھر آپ دوسرے سوالوں کے بارے میں بھی دیا کریں ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Nisar Khan Sahib for supplementary.

جناب نثار محمد خان۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو لوگ suspend ہوئے یا ڈسمس ہوئے ان کو mental torture اور ان کی بدنامی تو ہوئی ہے ۔کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس کے لئے کچھ compensate کریں گے ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب یہ ان کا re-instate کیا جانا ان کے لیے کافی compensation ہے ۔ اگر اس خوف سے کسی کے خلاف کارروائی نہ کی جائے کہ اس کو اس سے تکلیف ہوگی تو پھر تو کسی کو پکڑا نہیں جا سکتا ۔ لیکن ان کے نام سے یہ دھبہ مٹ جانا ان کے لیے کافی عزت کی بات ہے کہ وہ re-instate کر دیئے گئے ہیں۔

*60. Mr. Sajid Mir: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the total number of officers in BPS-19 and above suspended by the present Government ;and

(b) the number of the said officers re-instated so far ?

*Deferred from 10th November, 1997.

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Ever-since the present government has taken over, 82 civil servants in BS-19 and above have been placed under suspension.

(b) four (4) have been reinstated so far.

Annexure

LIST OF CIVIL SERVANTS OF THE FEDERATION OF BS-19 AND ABOVE, SERVING WITH FEDERAL GOVERNMENT OR ON DEPUTATION WHO WERE PLACED UNDER SUSPENSION BY THE PRESENT GOVERNMNET

S.No.	Name and Designation.BS	Remarks
01.	Syed Masud Shah, (PSP/BS-21) M.D. Pak Tobacco Board.	
02.	Mr. Muhammad Hasham Babar (BS-20), Director Military Land and Cantonment.	
03.	Mr. S. Zaheer Ahmed (BS-19).	
04.	Syed Naseer Ahmad (BS-22), OSD Establishment Division.	Reinstated.
05.	Brig. (Retd.) Qureshi M. Aslam Hayat (BS-22) OSD Establishment Division.	Dismissed.
06.	Mr. Muhammad Salman Farooqui , (BS-22), OSD Establishment Division.	
07.	Mr. Sajjad Hussain, (BS-21)	
08.	Dr. Waqar Masood Khan, (BS-21) OSD Establishment Division.	
09.	Mr. Muhammad Mubeen Ahsan, (BS-21),	

OSD Establishment Division.

10. Mr. Rifat Askari, (BS-21),

OSD Establishment Division.

11. Mr. Khalid Aziz Khan, (BS-21),

OSD Establishment Division.

12. Mr. Hafeez Akhtar, (BS-21),

OSD Establishment Division.

13. Mr. Muhammad Zafar Iqbal, (BS-21),

M.D. Overseas Pakistani Foundation.

14. Mr. Rafi Ahmad Pervaiz Bhatti, (BS-20),

OSD Establishment Division.

15. Mr. Muhammad Asadullah Sheikh, (BS-20). Dismissed.

16. Mr. Jaffar Shah Muhammad, (BS-20)

Chief Instructor NIPA.

17. Capt. (R) Syed Waqar Hussain (BS-19)

Dy Director NIPA.

18. Mr. Yousaf Ghaffar Khan (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

19. Mr. S. Asghar Abbas, (BS-20), Re-instated.

Commissioner of Income Tax.

20. Mr. Muhammad Iqbal Khan, (BS-19) Re-instated.

Inspector Additional Commissioner of Income Tax.

21. Raja Sikandar Khan (BS-20).

Commissioner of Income Tax.

22. Mr. Saadullah Khan, (BS-20)

Commissioner of Income Tax.

23. Mr. NawalRai N. Oad, (BS-20),

Director of Inspection (Direct Taxes)

24. Mian Khadim Hussain, (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

25. Mr. Faqir Hussain Faqir, (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

26. Mr. Muhammad Irshad, (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

27. Mr. Sarfraz Ahmad (BS-21),

Accountant Member ITAT.

28. Mr. Khawas Khan Niazi, (BS-19)

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

29. Mrs. Safia Chaudhry, (BS-21),

Member ITSC, Lahore.

30. Mr. Rahat Nasim Malik, (BS-21),

Regional Commissioner of Income Tax.

31. Mr. Sudhamo Lal, (BS-20),

Commissioner of Income Tax.

32. Mr. Amin-e-Ajam-e-Ajam (BS-20),

Commissioner of Income Tax.

33. Mr. Shaukat Ali Babar (BS-20),

Commissioner of Income TaX.

34. Mr. Muhammad Aslam (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

35. Mr. M. Mobin Gul Khan (BS-19),

Inspecting Additional Commissioner of Income Tax.

36. Mr. Tahir Mahmood (BS-19),

Dy. F.A. and CAO Pak. Railway.

37. Mr. Riaz Ahmad Khan (BS-19),

Director Commercial Audit.

38. Mr. Maqsood Ahmad (BS-21),

D.G. Directorate General of Inspection and Audit.

39. Syed Jalaluddin Shah (BS-19),

Additional Director, Directorate General of

Inspection and Audit.

40. Mr. Saleemullah (BS-20),

Director (BPR&D).

41. Mr. A. Rehman Malik, (BS-21),

ADG/I&AS&E.C. Wing.

42. Mr. Masood Sharif Khan (BS-21), Dismissed.

D.G.I.B.

43. Mr. Salman Siddiqui, (BS-20),

Provincial Census Commissioner (Punjab).

44. Mr. Abdul Wahid Sheikh, (BS-19),

Ex-Executive Director/S&M(PRACS)Pakaistan Railways.

45. Mr. Mukhtar Abbasi, (BS-19),

Ex-Marketing Manager/Freight, Pakistan Railways.

46. Mr. Falak Sher (BS-21),

Member, Settlement Commissioner, Lahore.

47. Syed Mushtaq Kazmi, (BS-21) Reinstated.

Member Judicial CBR.

48. Mr. Afzal Amir Shah (BS-20),

Collector p.Q.A.

49. Mr. Aftab Anwar Baloch (BS-19),

Additional Collector, Collectorate of Customs,

Faisalabad.

50. Mr. Ghulam Asghar Malik (BS-21),

I.G. Railway Police.

51. Mr. Bashir Ahmad Alvi, (BS-19),

Superintendent Engineer Pak P.W.D. Lahore.

52. Mr. Muhammad Sadiq, (BS-19),

Superintending Engineer Pak P.W.D. Lahore.

53. Mr. Iqbal Ahmed, (BS-20),

D.G.National Housing Authority.

54. Mr. Muzaffar Abbas (BS-20),

Officer of Information Group.

55. Mr. Zafarul Majeed (BS-20),

Collector Customs.

56. Mr. Muhammad Ibrahim Vighio, (BS-19),

Additional Collector Customs.

57. Mr.Ziaullah (BS-21),

Pakistan Railways.

58. Mr. Iqbal Samad Khan (BS-20),

Chief Operating Superintendent.

59. Mr. Anwar Saleem (BS-20),

Chief Mechanical Engineer/Carriages and Wagons,

Pakistan Railways.

60. Mr. Saifur Rehman Qaisrani, (BS-20),

Divisional Superintendent Pak. Railways Lahore.

61. Syed Mohgibullah Shah (BS-22),

Secretary Board of Investment.

62. Mr. Muhammad Azhar (BS-22),

Member, Prime Minister's Inspection Commission.

63. Mr. Kamran Zafar (BS-21),

OSD in Government of the Punjab.

64. Mr. Siraj S. Shamsuddin (BS-20),

Formerly J.S. P.M's Secretariat.

65. Mr. Shahid Aziz Sidiqui (BS-21),

OSD Establishment Division.

66. Mr. Ejaz Rahim (BS-21),

EX-M.D. PTV.

67. Mrs. Sarosh Sultan (BS-20),

Dy. M.D. Punjab Industrial Development Board.

68. Mr. Qamaruddin Khan (BS-20),

OSD Government of Punjab.

69. Major (R) Mukhtarul Mulk Rajput (BS-20),

OSD Government of Punjab.

70. Maj.(R) Mir Mazhar Qayyum, (BS-20),

OSD Government of Punjab.

71. Mr. Abdul Qadeer Bhatti, (BS-19),
S.P. Special Branch, Punjab.

72. Maj.(R) Imtiaz Hussain (BS-19),
OSD Government of Punjab.

73. Mr. Khalid Farooq (BS-20),
OSD Government of Punjab.

74. Mr. Muhammad Riaz Chaudhry (BS-19),
OSD Government of Punjab.

75. Mr. Waseem Ahmad (BS-19),
District Officer F.C.

76. Mr. Abdul Aziz Bulo (PSP) (BS-19),
DIG Police Mirpur Khas Sindh.

77. Mr. Muhammad Umar (BS-19),
OSD Government of Sindh.

78. Mr. Abdul Wadood Shah (BS-19),
AIG Telecommunication, NWFP.

79. Mr. Muhammad Masud Afridi (BS-19),
SP (Displine and Inspection), Punjab.

80. Mr. Saleem Wahidi (BS-19),
DIG Traffic Punjab.

81. Mr. Fariduddin Zai (BS-20),
OSD Establishment Division.

Mr. Presiding Officer: Question No. 3, Syed Iqbal Haider. Any supplementary?

3. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Water and Power be pleased to state quantity and value of the electricity wires pilferaged or stlen in Karachi and each of the four provinces, separately, during 1996-97 and the action taken by the Government for arrest and perosecution of the thieves and for prevention of such incidents of thefts ?

Raja Nadir Pervez Khan: The details relating to Grid System Construction (GSC) is as under : -

-	Period under reprot	1-7-96 to 30-6-97
-	Length of Conductor Stolen	Approx : 364 Kms.
-	Cost of Conductor Stolen	Approx : Rs.63.00 Million
-	Province in which theft took place	Balochistan
-	Action taken by Govt. of Balochistan	Deputed levies but the theft of Conductor still continues.

The details pertaining to Grid System Operation is attached at Annexure-A.

The details relating to Area Electricity Board-wise is at Annexure-B.

The position regarding KESC is as under : -

	Quantity in Kg.	Total Weight
DIVISION-I		
Defence	17,366 Kg.	
Saddar	5,508 Kg.	
Site/Baldia	2,103 Kg.	

Old Town	7,660 Kg.	32,637 Kg.
DIVISION-II		
Malir	21,000 Kg.	
Korangi	30,000 Kg.	
Landhi	25,000 Kg.	
Gulshan	10,000 Kg.	
Societies	2,000 Kg.	88,000 Kg.
DIVISION-III		
Orangi	26,000 Kg.	
Federal-B Area	15,000 Kg.	
Nazimabad	6,000 Kg.	
North Nazimabad	5,000 Kg.	
North Karachi	20,000 Kg. 72,000 Kg. Total: 192,637 Kg.	
Total Cost of Stolen		
Copper Conductor	Rs. 44,816,000	

Action Taken

F.I.R. have been lodged for the recovery of Stolen/Pilferage Wire. Further, the matter of stolen wires has been taken-up with Government of Balochistan. The Filed Saff have been instructed to be vigilant and start immediate patrolling of HT/LT Line. In case of fault/tripping of electricity on completion of new HT/LT Feeder same should be energized to ensure 50 conductor.

Annexure-A

INFORMATION PERTAINING TO GRID SYSTEM

OPERATION

S.No.	Province	Quantity of Theft (length) K.M.	Value (Rs.)	Action Taken	Preventive measures to avoid such incidents
1.	Punjab	33.595	20,87,550	FIR lodged causes are under investigation with the Police Authority	Gangs for night patrolling have been deputed.
2.	NWFP	30,066		12.57.200	-do- -do-
3.	Sindh	26.00		9,71,683	-do- -do-
4.	Balochistan	-		-	-do- -do-

Annexure-B

QUANTITY AND VALUE OF THE ELECTRITY WIRES

PILFERAGED OR STOLEN IN EACH OF THE AEBs

UNDER G.M. (OPERATION) WAPDA

Electricity wires pilferaged or stolen during 1996-97

S.No.	Name of Province	Name of A.E.B.	Quantity (KMs)	Value (Rs)
	(i)	Lahore	219.969	7,431,950
	(ii)	Gujranwal	129.651	3,737,352
	(iii)	Faisalabad	190.300	3,609,525

	(iv)	Multan	36.869	879,220
	(v)	Islamabad	70.140	2,254,571
1.	Punjab	Total:	646.929	17,912,618
2.	Sindh	Hyderabad	97.249	3,840,882
3.	N.W.F.P	Peshawar	254.400	9,779,571
4.	Balochistan	Quetta	Nil	Nil

Mr. Presiding Officer: Any supplementary ?

Syed Iqbal Haider: Supplementary is; sir that, as Mr. Chairman, you would notice that I had asked a question that what is the quantity and the value of the electricity wires pilferaged or stolen and action taken by the department. The honourable Minister has not given answer to the second part of my question and only has stated that FIR has been lodged. My question is -

- how many persons have been arrested?
- how many persons have been dismissed?
- how much fine or punishment has been awarded to such culprits?
- how much stolen wire has been recovered by the efforts if any, if at all made by the Government?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, this is a very big problem with WAPDA as far as the stealing of conductors is concerned. The first portion of the question, we have given the complete answer. The amount of conductors stolen, their weightage and the cost is in millions of rupees. This is provincewise and Area Board-wise. Sir, the first portion of the question is that Balochistan

کا جو ہوا ہے جو Grid Station, GSC that is Grid Station Construction والے کام کر رہے تھے that

میں ذکر کیا question جو میں نے کل اور پرسوں بھی is from Guddu, Sibi, Qetta 364 kilometres

تھا۔ Nobody has been arrested in that case so far. We have lodged a complaint

with the Chief Minister. We had a meeting with the Chief Minister about this

case. یہ وہ کمپنی ہے کہ جو conductors poles میں لگے ہوئے تھے اور 40 miles کے area کے اندر وہ

and you can imagine that in 364 kilometers, there must be hundreds of چوری کئے گئے

bundles for that metal. Sir, I don't deny, may be some other people working

there or in the department may be a party to it but that were stolen and its cost

comes to 63 million rupees. اس کے باوجود جو ہمارا وہاں project contractor کام کر رہا تھا

heran away. We got him back and we have recently started the project work.

But as far as the arresting of culprits is concerned, nothing has been done so far

around that area آپ کہ but we have asked the concerned authority in that area

چیک پوسٹ لگائیں۔ The Chief Minister was fairly cooperative with us اس نے کہا کہ

میں یہ کرتا ہوں' اور اس کے ساتھ cases lodge کئے ہیں۔ We have put our parties to go

to Sukkur, Karachi or Gujranwala جہاں یہ conductors کو melt کر کے برتن بناتے

ہیں' چوڑیاں بناتے ہیں اور کسی اور چیز کے لئے کام کرتے ہیں۔ Sir, that is one important

thing. Only in 4 cases, persons have been arrested who have stolen the

conductors. آگے میں نے جو جواب دیا ہے تو کراچی کا بھی آ گیا then we have got

the Area Boards بلوچستان کے Area Boards کے علاوہ بھی باقی تقریباً سب Area Boards

میں چوری ہوئی ہے وہ بھی تقریبا" ۳ کروڑ پچیس لاکھ کے قریب ہے۔ And if the honourable

Member has got any other question, I can assure him اس دن بھی میں نے ایک

سوال کا جواب دیا تھا about Sheikh Muhammadi ہمارا Grid Station ہے' یہ کل ہی میں

نے جواب دیا ہے جناب وہاں آپ یقین کریں گے کہ 500 PV line تربیلا سے جو شیخ محمدی

جاتی ہے entire Frontier کو feed کرتی ہے۔ Sir, Frontier gets about a thousand

Megawatt power daily. انہوں نے' چاروں ان کے جو nut bolts تھے اور flush plates

the 5 KV tower was hanging with the conductors ' پڑا کرنے لگ hang نکال لیں اور وہ
that collapsed and the result was that entire جب کوئی طوفان آئے یا ہوا تیز آئی
Peshawar and all the urban areas in Peshawar were totally blacked out for 4-5
days. جناب اور ہم نے change کیا لیکن via Mardan Sheikh Muhammadi کو feed کیا۔

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Order in the House.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Only Hazara and D.I. Khan Division sir, they had the powers.

لیکن چار پانچ دن ہمیں لوڈشیڈنگ کرنی پڑی intense care load-shedding کرنی پڑی because we there was shortage of 3 to 400 MV of daily. جناب میری گزارش یہی ہے کہ cannot be successful جب تک کہ معزز ممبر ، اس علاقے کے بااثر لوگ ہمارا ساتھ نہ دیں ۔ اور میری درخواست یہ بھی ہے کہ it is more happened in the rural areas. یہ ان علاقوں میں ہوتا ہے جہاں دیہات زیادہ ہیں۔ تو میری درخواست ہے جناب کہ تعاون کریں۔

سید اقبال حیدر۔جناب یہ بہت ہی سنگین مسئلہ ہے۔ اور اس پر بہت ہی موثر اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ یہ نہ صرف چوری ہے تار کی ، بلکہ اس علاقے کے مکینوں کو بجلی کی فراہمی بھی بند ہو جاتی ہے اور مسلسل چوریاں کر رہے ہیں ۔ مجھے یقین کامل ہے کہ جہاں آئی بی، آئی ایس آئی ، سپیشل برانچ اور سی آئی اے سمیت چودہ intelligence agencies کام کر رہی ہیں جو کہ سیاستدانوں کی نگرانی کرتی ہیں، کیا یہ خفیہ ادارے چوروں کی نگرانی نہیں کر سکتے۔ جناب والا! کوئی نہ کوئی موثر حل نکالیں تاکہ یہ چوری کا رجحان ختم ہو ۔ یہ چوری کا مال بازار میں بکتا ہے۔

راجہ نادر پرویز۔ ہم معزز سینٹر کی تجویز پر عمل کریں گے۔

Mr. Presiding Officer : Major Mukhtar Sahib.

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed. Sir, I would like to point out one area where the thefts are taking place, that is the incomplete village electrification scheme of the previous government. There the poles have been erected and

electric wires are passing through , but there is no electricity because they have not been connected with transformers and a lot of them are lying incomplete. Would the Minister like to state as to what are they planning to do about this incomplete village electrification scheme?

Raja Nadir Pervez Khan: Sir, it is slightly a different question but I will still like to answer.
ہمارے پاس سات ہزار انتیس دیہات ایسے ہیں جہاں کہ percentage of work has
taken place مثلاً کسی جگہ نوے فیصد کام ہوا ہے، کسی جگہ اسی فیصد کسی جگہ چالیس فیصد ۔ ہم
نے جو ہدایات دی ہیں in those seven thousand twenty nine villages کہ جس علاقے میں
زیادہ کام ہوا ہے، وہ آپ وہاں پہلے کام ختم کرنے کی کوشش کریں the only restraint and
the problem with us is the fund available to us لیکن جناب کام شروع ہے اور ہم
کوشش کر رہے ہیں، میرے بھائی کہہ رہے تھے کہ جی وہ تاریں اور کنڈکٹر اور پولز لگے ہوئے ہیں،
اور وہاں چوری بھی ہوتی ہے he is absolutely right sir, I agree with him sir not only
on those areas جہاں identify نہیں ہوئے ہیں but areas I can identify where there is
current running on those conductors یہ identify ہو چکا ہے کہ یہ پیچھے تار پھینکتے ہیں، وہ
پیچھے سے ڈرپ کر جاتا ہے they go on the pole, they cut the wire and they just walk
out. This is what happens میں اپنے بھائی سے I agree with him totally sir but جب
تک We have an efficient system in the intelligence, in the police, in
the administration and help of the local people sir, of that area, of the those
villages اتنی دیر تک واپڈا کے پاس کوئی ایسی فورس نہیں ہے کہ واپڈا وہاں پٹرولنگ کر سکے ،
ان لوگوں کو پکڑ سکے so my request is کہ جہاں جہاں یہ چیز ہوتی ہے we will request the
influential people of those areas اس ایریا کے لوگوں سے help لینی ہو گی۔

Mr. Presiding Officer: But besides registration of criminal cases, have you taken up this matter at the government level and what plans you have

to prevent this pilferage. And of course, the members would like to know that after the registration of these cases, have you found any improvement in the situation or it is still the same.

راجہ نادر پرویز خان - جناب improvement ہے تھوڑی سی لیکن یہ جو میں نے چار cases کا بتایا ہے یہ ایک سال کا ہے اور ایسے درجنوں cases ہیں - اتنے سینکڑوں cases ہیں کہ we are not able to trace those people out but we are on the jobs.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر - جمالی صاحب جی۔

(اس موقع پر مغرب کی اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for fifteen minutes for Maghrib prayers.

(اس دوران نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا گیا)

(اجلاس وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب پریزائیڈ نگ آفیسر (جناب مسعود کوثر) کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی جمالی صاحب۔

جناب ظفر اللہ خان جمالی۔ جناب چیئرمین! میری صرف اتنی گزارش تھی جیسا کہ honourable Minister صاحب فرما رہے تھے کہ local help چاہئیے اور جس طریقے سے جو leakage ہوئی ہے' power میں' Transmission میں۔ جناب چیئرمین! بلوچستان میں یہ ہے کہ وہاں پر FC سے اور Special Police سے مدد لی جاتی ہے تاکہ وہ ان کی مدد کر سکیں جو local landlord بھی ہیں وہ بھی مدد کرتے ہیں اور اس میں comparatively جو ہے میرے خیال میں losses کم ہیں ماسوائے ایک آدھ area کے جہاں پر میرے خیال میں وزیر صاحب کو پتا ہے اور میں بھی اتفاقاً ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں پر it would be better prospects اگر اس طریقے سے کیا جائے تو اس میں کافی losses کم ہو جاتے ہیں۔ یہ suggestion تھی اگر یہ مان سکیں اور اس پہ کچھ assurance دے سکیں۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب میرے بھائی ہیں he has been a Minsiter for Water and Power also اور ہم اس پہ definitely غور کرتے ہیں we will need his help

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب last supplementary۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ بہت بہت شکریہ جناب! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فرماتے ہیں ہمارے علم میں نہیں ہے۔ اب broad day light میں یعنی دن کے وقت ٹنوں کے حساب سے اگر وائرز اور یہ سامان لے کر چلا جایا جائے اور لوگ لے جائیں اس کو نمبر ایک۔ نمبر دو یہ چھ کروڑ یا ساڑھے چھ کروڑ کا کم از کم نقصان یہاں بلوچستان میں اور قریباً اس سوال کے جواب سے ظاہر ہوتا ہے کہ چار ساڑھے چار کروڑ کراچی سے اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ جو دن کے وقت سب کچھ ہو رہا ہے ظاہری طور پر ہو رہا ہے اور میں ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے جو intelligence کے ادارے ہیں انہوں نے بھی ضرور رپورٹنگ کی ہوگی بات صاف یہ جناب کہ ہمارے ملک کے اندر جو حکمران طبقہ ہے وہ قانون سے بالا تر ہے سب سے بڑی مصیبت جو ہے جس کو یہ کہتے ہیں پنجابی میں مٹی پا دو ۔ یہ بھی مٹی پا دینے والی بات ہے اور کچھ نہیں ہے، یہ نہیں ہے کہ ان کے علم میں نہیں ہے اور میں یہ جاننا چاہوں گا کہ نہ صرف یہ کہ بلوچستان کے عوام کو نقصان ہوا ہے کروڑوں روپے کا زمینداروں کو نقصان ہو رہا ہے اس لائن کی وجہ سے اور یہ اتنی اہم لائن ہے یہ ڈیرہ مراد جمالی سے لے کر کوئٹہ تک جناب یہ ہماری متبادل بجلی کی لائن ہے صرف اس وقت ایک لائن ہے اگر وہ گدو سے ختم ہو جائے ہم لوگ حیران ہیں گھنٹوں کے حساب سے۔ دنوں کے دن، ہماری فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں، یعنی پورے بلوچستان کی معیشت جو خاص طور پر جو ٹیوب ویلنگ جو ہے یا دوسرے جو چھوٹے موٹے کاروبار ہیں وہ سب متاثر ہو جاتے ہیں یہ مٹی پادو کہہ دیتے ہیں ان سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ مستقبل میں آپ کی کیا پالیسی ہوگی حالانکہ یہ جو سسٹم ہے ہمارے ملک میں جس کے آپ اب حکمران ہیں، حکمران طبقہ کب تک اس ملک کے اندر قانون کی دھجیاں بکھیرتا رہے گا ۔ کب تک یہ اپنی من مانی کرتے رہیں گے ۔ کب تک یہ ملک کے عوام کو لوٹتے رہیں گے اور آپ جو ہیں ہمیں lip service کرتے ہیں۔ ایوان کے اندر ایسا بتاتے ہیں جیسا کہ واقعی آپ قانون پر عملدرآمد کر رہے ہیں ہمارے علم میں نہیں ہے ۔ میں کہتا ہوں یہ سب آپ کے علم میں ہے اور آپ اس پر اس لئے توجہ نہیں دیتے کہ

آپ حکمران جماعت سے ہیں، حکمران طبقے سے ہیں اور آپ کو یہاں اسمبلی میں Support کرتے ہیں اب جو حکومت کی طرف آ جائے وہ اس ملک میں ولی اللہ ہے اور جو اپوزیشن میں چلا جائے اس کے لئے عذاب ہے۔ یہ فارمولہ کب تک چلے گا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: Would you like to respond to Dr. Sahib.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir I do like to respond .It is more of a statement, a personal opinion than of a question.

میرے بھائی نے بات کی مٹی پادو مٹی ڈال دو جناب مٹی ڈالنے والی بات نہیں ہے۔ جو ہم بات کریں گے with all the authenticity, with all the record with all the truth on the floor of the Houseand if he feels not satisfied by my answer he has all the rights to move aPrivilege Motion against me, sir that is one

میرے بھائی ہیں انہوں نے جو بات کی جناب تمام سیاسی لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں میرے بھائی ان کی بات کا jist سمجھ گئے ہیں کہ وہ hint کہاں کر رہے ہیں Sir that is a political avenue and a political grouping in the area of Balochistan, I have a concern to do with that یہ ان کی اپنی جو سیاسی پاور سٹرگل چل رہی جناب، بلوچستان میں ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمارا تعلق واپڈا سے ہے یہ ہمارے بھائی بیٹھے ہیں جناب یہ اگر ذمہ داری لے لیں کہ گدو، سبی اور کوئٹہ تک جو 220 KV Line ہم بچھا رہے ہیں، Contractor کو دوبارہ لے کر آئے ہیں اگر یہ سیفٹی گرنٹی کرتے ہیں تو وہ سیفٹی کے اختیارات ہم ان کو دینے کے لئے تیار ہیں دوسری جو لائن ہم لے کر آئے تھے that is after two months back جو energise ہوئی ہے وہ آج سے دو مہینے پہلے ہے جناب وولٹیج میں اس سے فرق پڑا ہے کوئٹہ کے علاقے میں، لیکن جو دوسرے علاقے ہیں وہاں وولٹیج کو ہم control نہیں کر سکے that will only be done یہ انرجائز ہو گی یہ 200KV Lines جو گدو، سبی اور کوئٹہ تک آتی ہے یہ جو کام delay ہو رہا ہے جناب آپ یقین کریں کہ ہمارے that is due to the facts, that people feel insecured لوگ کہتے ہیں کہ جہاں پولز لگاتے ہیں جہاں تاریں لگاتے ہیں ہم سے ڈیمانڈ کی جاتی ہے کہ you can not put this thing through unless that company which is working there

says us, sir this is a problem. We have brought it to the notice of Provincial Government and we are in constant touch with them اور اب جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا جب تک ہمارے لوگ ہمارے بھائی اس اپنے علاقے میں influencial ہیں، ہمیں گائیڈ کریں، ہماری مدد کریں اور جو جمالی صاحب کا فارمولہ ہے جناب we will take into action and Inshallah we will be able to overcome this problem.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ پراچہ صاحب۔

last supplementary on this question

جناب سیف اللہ خان پراچہ: میں آپ کی وساطت سے یہ جو high tension line ہے جب تک ان کا عملہ ساتھ cooperate نہ کرے تو high tension line چوری ہی نہیں ہوسکتی ۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ یہ high tension line کیسے چوری ہو گئی without the support and connivance of the peoples there.

جناب راجہ نادر پرویز خان: جناب یہ جو میں نے کوئٹہ کی بات کی ہے that was not energised وہ energised نہیں ہوتی لیکن کسی جگہ پر جہاں ہماری high tension, low tension wires ہیں یہ پیچھے سے تار پھینک کے کرتے ہیں وہ اس کو ڈرپ کر جاتا ہے اور وہ اوپر چڑھ کر جو energised بھی ہوتی ہے جناب ان کو drip کرنے کے بعد اوپر چڑھ کے اتار لیتے ہیں

not only the wires and the conductor,even the transformers have been stolen.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کی بات اس حد تک تو درست ہے جو آپ فرما رہے ہیں ۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ اس قسم کے واقعات محکمے کی connivance کے بغیر نہیں ہو سکتے اور اگر نہیں ہو سکتے تو عملے کے کسی بھی رکن کے خلاف آپ نے کوئی ایکشن لیا ہے کہ نہیں لیا۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب میں عرض کرتا ہوں ۔ You are right sir, because the people of WAPDA have to be involved in certain cases- جہاں یہ چوریاں ہوتی ہیں، لیکن اس میں سویلین بھی ہوتے ہیں مثلاً فیصل آباد کے علاقے میں ہم نے cases register کئے ہیں۔ لوگ پکڑے بھی گئے ہیں۔ They are totally civilians sir. اور ان میں سے کئی لوگ

گر کر مرے بھی ہیں ۔ کسی کو کرنٹ لگ گیا ہے ۔ ,Some of the people have even died
یہ کنڈکٹر کہاں جاتا ہے for that matter, I can give you the complete line of the
ایلومینیم کے کنڈکٹرز جو چوری ہوتے ہیں They all go to Gujranwala.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا! اس وقت بلوچستان میں length of the conductors stolen is 364 kilometers اسی طرح پنجاب سے 644 ، صوبہ پختون خواہ سے 254 ، سندھ سے 97 ۔ اس طرح ہزار کلومیٹر سے زائد لمبائی کے کنڈکٹرز کی چوری ہوئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی length میں اگر 364 کلو میٹر بلوچستان سے چوری ہوتے ہیں آیا وہ چوری وقفے وقفے سے ہوئی تھی یا ایک ساتھ ۔ان کو رول کرکے لے جایا گیا ' کیا کسی کی بھی نظر اس پر نہیں پڑی حتیٰ کہ لیویز والوں کی نظریں ویسے نہیں پڑتیں ۔ کیا واپڈا والوں کی بھی جو عوام کے لئے وہاں لائن بچھا رہے تھے۔ کیا ان کی بھی نظر نہیں پڑی اور اس کے علاوہ جو وفاقی اور صوبائی ایجنسیاں ہیں ان کو بھی کوئی اتا پتہ معلوم نہیں ہے ۔میں وزیر صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جب تک واپڈا کے اندر آپ کوئی reforms نہیں لائیں گے' آپ ایک ہزار کلومیٹر کی کیا ایک لاکھ کلومیٹر کنڈکٹر کے چوری ہونے کے footprints بھی نہیں معلوم کر سکیں گے کیونکہ پہلی بات یہ ہے کہ خود واپڈا میں شدید purging and radical reforms کی ضرورت ہے ۔ دوسری بات یہ ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ حبیب جالب صاحب ' یہاں پر بدقسمتی سے ضمنی سوالوں پر بحثیں شروع ہو جاتی ہیں جو کہ قوانین کے تحت نہیں ہونی چاہیئں ۔ اس لئے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ کوئی عوامی اہمیت کا مسئلہ ہے تو رولز کے تحت ایک نوٹس دیں تاکہ اس پر ایک سیر حاصل بحث ہو سکے۔

جناب حبیب جالب بلوچ ۔ جناب والا! نوٹس بھی دے دیں گے۔ اس وقت میں ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ اس میں واپڈا کی involvement کے بغیر چوری نہیں ہو سکتی۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ یہ بات پہلے ہو چکی ہے ۔

Mr. Taj Haider: Sir, one thousand kilometer conductors have been stolen, it can be a national distinction. We must refer it to the Guinnies book of world record.

Mr. Presiding Officer: I think, we have many more records in that book.

راجہ نادر پرویز خان - یہ جو کوئٹہ کی بات ہے This was undertaken by a contractor. وہ اس پر کام کر رہا تھا - ابھی اس نے واپڈا کو hand over نہیں کیا تھا، جب یہ کنڈکٹرز چوری ہوئے ہیں - یہ گدو، سبی، کوئٹہ 220 kv line جو 364 کلومیٹر چوری ہوئے ہیں That was done when the contractor was still working on the transmission line.

کہ یہ جو گدو، سبی اینڈ کوئٹہ کی جو 220KV کی لائن ہے یہ 364 کلو میٹر جو چوری ہوئے ہیں that was done when the contractor was still working on the transmission line. اس وقت کو اس نے hand over نہیں کیا تھا this is actual position

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - آخری ضمنی سوال - حاجی عبدالرحمٰن صاحب آپ پھر دوسرے پر ضمنی سوال پوچھ لیں - سوال ہی کرنا ہے تو میں نے کہا کہ آپ دوسرے پر کر لیں - اچھا چلیں دیکھیں ناں میں تو ، کوشش ہماری یہی ہونی چاہئیے کہ جو Question Hour ہے اس period میں زیادہ سے زیادہ سوالات نبٹائے جائیں اگر ایک سوال پر اتنے ضمنی ہوں گے تو باقی سوالات تو رہ جائیں گے - طاہر بزنجو صاحب آپ ضمنی سوال کریں -

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - اصل میں چوں کہ بلوچستان کے ہمارے بھائیوں کی بہت محرومیاں ہیں تو ہم کوشش یہی کرتے ہیں ان کو compensate کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ موقع دیتے ہیں - Let us not waste time. Tahir Bizenjo Sahib.

جناب محمد طاہر بزنجو - شکریہ جناب چیئرمین - معزز وزیر نے 30 اگست کو کوئٹہ کا دورہ کیا تھا اور وہاں پر صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ تاروں کی جو چوری ہوئی ہے اس سلسلے میں ہم نے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی ہے تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ 30 اگست اور

اب December جا رہا ہے اب تک اس سپیشل کمیٹی کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب یہ جتنے بھی administrative problems ہیں this is being handled by the Provincial Government. We are in touch with the ProvincialGovernment لیکن ابھی تک اس کیس پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! یہ مبارک seat ہے اس پر جو مہربان بیٹھ جاتا ہے وہ پیار اور محبت سے باتیں کرتا ہے اچھا ہو گیا کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ جو بلوچستان میں چوری ہوئی ہے، جہاں پر چوری ہوئی ہے وہاں کے جو ذمہ دار لوگ ہیں، آفیسرز ہیں یا کوئی بھی ہیں وہ نوکریوں پر ہیں یا suspend ہو گئے ہیں یہ سب کچھ ان کے ذمہ ہے۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب میں نے عرض کیا تھا کہ وہاں پر contractor کام کر رہا تھا اور وہ کام چھوڑ کر بھاگ گیا تھا اس کو ہم دوبارہ واپس لے کر آئے ہیں کام دوبارہ شروع

۶۳

کروایا تھا وہاں officers invovle نہیں تھے وہ contractor تھا جس نے contract کیا تھا اور چوں کہ ان علاقوں میں law and order کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے یہ problem پیدا ہوئی تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 4 حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

4. *Haji Javed Iqbal Abbasi : Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that natural gas has not been supplied to a number of mohallahs/localities of the village Kot Najeebullah, Haripur, Hazara, if so, their names and the time by which this facility will be provided to these places ?

Ch. Nisar Ali Khan : No. Actually gas was supplied to Kot

Najeebullah during 1993-94. A few streets/mohallah namely Saeedabad, Khatha, Khandak, Pervaizabad, Yousuf, Kasrian alongwith some smaller streets in adjacent areas are still without gas and these would be considered on turn/merit during subsequent fiscal years.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے جناب چیئرمین! کہ جواب میں دیا گیا ہے کہ آئندہ ان علاقوں میں ان بستیوں کی باری جب آئے گی تو merit پر غور کیا جائے گا۔ کیا یہ وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان کے علاوہ مقصود اور بلیٹرز اور کھولیاں بالا جو کہ مین لائن کے نزدیک یہ بستیاں ہیں ان پر بھی اس سال سوئی گیس فراہم کرنے کا، جو کہ حکومت نے واضح پالیسی کا اعلان کیا تھا 1990 سے 93 تک کہ مین لائن کے ساتھ ساتھ ایک کلو میٹر یا دو میٹر کے فاصلے پر جو بھی بستیاں آباد ہیں یا گاؤں ہیں ان کو سوئی گیس فراہم کی جائے گی تو یہ علاقے NA12 میں آتے ہیں کھولیاں کلاواں، مقصود اور ٹھنڈا چوا لورا چوب اور اس کے ساتھ بلیٹر، آیا ان کو بھی اس سال سوئی گیس فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں اور یہ خود بھی یہ اعلان کر کے آئے تھے 1991-92ء میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی چوہدری نثار علی خان صاحب۔

چوہدری نثار علی خان۔ شکریہ، جناب چیئرمین! اس سال تو ان localities کو گیس فراہم کرنا ممکن نہیں ہو گا جیسے معزز رکن جانتے ہیں اور میں کئی دفعہ اس بات کا اظہار کر چکا ہوں اس ایوان کے اندر کہ سوئی ناردرن اور سوئی Southern both are under severe financial constraints تو اس سال تو مشکل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال ہم کوشش کریں گے کہ ان میں سے جو بھی localities زیادہ مین لائن کے قریب ہوں اور merit پر پوری اترتی ہوں ان کو priority دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ضمنی سوال جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ میں اپنے وزیر صاحب کو یہ یاد دہانی کراؤں گا کہ جب یہ حویلیاں شہر اور حویلیاں گاؤں کو سوئی گیس دینے کے افتتاح میں خود تشریف لے گئے تھے تو یہ خود اعلان کر کے آئے تھے کہ 1992-93ء میں ان علاقوں کو سوئی گیس دی جائے گی اس کے بعد

ہماری حکومت چلی گئی اب چوں کہ ہماری اپنی حکومت ہے اگر یہ مہربانی کریں تو اپنے وعدے کے مطابق اگر اس پر غور کریں کہ یہ بالکل میرٹ کے اوپر اترتے ہیں اور 100, 200, 300 گز فاصلے پر مین لائن کے اندر یہ آتے ہیں۔

چوہدری نثار علی خان: جناب جیسے عباسی صاحب نے کہا کہ 1993ء میں ہماری حکومت چلی گئی۔ ہماری حکومت نے ایک تین سالہ پروگرام بنایا تھا گیس کی distribution کا پورے پاکستان کے اندر اور یقیناً یہ علاقے بھی اس تین سالہ distribution programme کے اندر تھے۔1993ء میں ایک نئی حکومت آئی' انہوں نے اس development programme کو اپنی ضروریات کے مطابق تبدیل کیا۔ بہت سا اضافہ بھی کیا اور بہت سی localities کو اس distribution programme سے نکالا بھی۔ اب جب ہم 1997ء میں ایک دفعہ پھر اقتدار میں آئے ہیں تو صورتحال بہت مختلف ہے۔ اس تین سالہ پروگرام کے جو سارے فنڈز تھے وہ نہ صرف ختم ہوچکے ہیں بلکہ ان میں کئی ایسے projects ہیں جو ادھورے پڑے ہیں اور ان کمپنیوں کے پاس پیسہ نہیں ہے اور جیسا میں نے گزارش کی کہ administrative expenditure اتنا بڑھ چکا ہے' اور Sui Northern اور Sui Southern کو ایسے کاموں پر لگا دیا گیا جو اس کی بنیادی ذمہ داریوں سے متعلق نہیں تھے۔ Deficit اتنا بڑھ گیا کہ ان کے پاس اتنا پیسا بھی نہیں ہے کہ وہ جو ادھورے کام ہیں انہیں مکمل کر سکیں۔ اس لئے جب تک ایک دفعہ پھر صحیح جو financial track ہے' اس پر ان companies کو نہیں ڈالا جاتا ' جو بھی ادھورے کام ہیں یا جو ایسے فیصلے پہلے ہوچکے ہیں ' مگر ابھی تک implement نہیں ہوئے ان پر کام فی الحال شروع نہیں ہو سکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ویسے منسٹر صاحب ابھی چونکہ میں یہاں بیٹھا ہوں' اگر میں وہاں بیٹھا ہوتا تو شاید ایک سپلیمنٹری کرتا کہ ضلع کوہاٹ میں پچھلے سال یا غالباً اس سے پچھلے سال گیس کی سپلائی شروع ہوئی اور اس میں ابھی بہت سے اہم علاقے ہیں جیسے کوہاٹ ڈویلپمنٹ اتھارٹی (KDA) کی بلڈنگ اور ساتھ ہی کالے ٹاؤن کی بلڈنگ ہے اور یہ تمام اس مین لائن کے ساتھ ساتھ ہی آتے ہیں' تو I will request you to kindly consider this اور اگر ہوسکے تو اس کو بھی ان میں شامل کرلیں۔ بھئی اس کرسی سے کم از کم کوئی فائدہ تو ہونا چاہیئے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بات یہ ہے کہ سنجیدگی سے بات کریں۔ بات یہ ہے کہ خدائے نور صاحب آپ تو اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

جناب خدائے نور: جناب آپ اس وقت چیئرمین ہیں آپ نے تو سوال کیا ہے، میں تو کمیٹی کا چیئرمین ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے تو سوال کیا ہے آپ تو حکم دے سکتے ہیں۔ اچھا جی سپلیمنٹری حاجی عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن: جناب بہت شکریہ۔ عباسی صاحب نے فرمایا کہ پچھلی ہماری حکومت میں انہوں نے وہاں حکم کیا تھا اور ہماری حکومت جانے کے بعد پھر وہ کام ٹھپ ہوگیا۔ میں کہتا ہوں ہماری حکومت تو ابھی تک کہیں گئی نہیں ہے۔ جو بھی حکومت آتی ہے وہ ہماری ہوتی ہے۔ لیکن قبائل کے بارے میں ابھی تک ہماری کسی حکومت نے بھی گیس کے متعلق یا کسی development کے متعلق نہیں سوچا۔ میں چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آیا قبائل کے بارے میں بھی آپ کا کوئی پلان ہے اور وہاں بھی گیس کی سپلائی کا کوئی پروگرام ہے۔

چوہدری نثار علی خان: فی الحال ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Next question please. No, no, please take your seats, no supplementaries. Dr. Muhammad Ismail Sahib. No, no, I exercise my discretion and I am not allowing any other supplementary.

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سنیں ملک صاحب۔ میری بات پہلے سنیں۔ بات یہ ہے کہ یہ ہمارا جو question hour waste ہوتا ہے اس کی دو، تین وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اگر آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اپنے علاقے میں اتنی دلچسپی ہے تو آپ الگ سوال کیوں نہیں کرتے کیونکہ کسی بیچارے نے اگر کوئی سوال کیا ہوتا ہے تو اس پر آپ دس سپلیمنٹری کر دیتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ practice کوئی اتنی اچھی نہیں ہے۔ آپ اپنے علاقوں کے متعلق

خود سوال کریں تا کہ آپ کو صحیح جواب مل سکے۔ملک صاحب آپ کو دوسرے سوال میں اجازت دے دیں گے۔ مہربانی۔ جی جناب ڈاکٹر محمد اسمعیل بلیدی۔ سوال نمبر 17۔

+17. Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the number of electric connections provided by the WAPDA Sub-Division, Kot Khawaja Saeed, Lahore during the last five years ; and

(b) the details fo the applications for new electricity for new electricity connection lying pending in the said division and the time by which connections will be provided to the applicants ?

Raja Nadir Pervez Khan: (a) The number of Electric connections provided by Kot Khawaja Saeed Sub-Division (E) WAPDA during the last five years as under : -

(i)	Domestic Connections	3526
(ii)	Commercial Connections	355
(iii)	Industrial Connections	157

(b) The details of the applications for new connections lying pending in the said sub-Division are as under :-

(i)	Domestic Connections	86
(ii)	Commercial Connections	05

+ Deferred from 28th November, 1997.

Necessary Store Materials and Meters are being arranged and connections will be provided against the pending applications very soon.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary.

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔ جناب والا! سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ سٹور

میٹریل اور میٹروں کے انتظامات کئے جا رہے ہیں اور کنکشن جلد دئیے جائیں گے۔ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب جب اتنی چوریاں بلوچستان میں ہوتی ہیں تو مذکورہ سب ڈویژن سے کون کون سی چیزیں پچھلے تین سالوں میں چوری ہوئی ہیں اور ان کی مالیت کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق 21 ٹرانسفارمر اسی سب ڈویژن سے چوری ہوئے ہیں۔ کیا یہ صحیح بات ہے اور اگر یہ بات صحیح ہے تو اس کو روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! جو ٹرانسفارمر چوری ہوئے ہیں ان کے متعلق پہلے کوئی سوال نہیں کیا گیا. Therefore it needs a fresh question.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چلیں آپ اس کی انفارمیشن لے لیں۔ اگر سیشن کل ہوا تو آپ جواب دیں۔

راجہ نادر پرویز خان۔ ٹھیک ہے میں information لے لیتا ہوں. I will do that.

Mr. Presiding Officer: Well, as far as the fresh information is concerned, it would be provided by the Ministry. Again Dr. Muhammad Ismail Buledi Sahib.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ عمومی مسئلہ سارے ملک کا ہے کہ واپڈا کے بارے میں لوگوں کی شکایتیں ہیں ۔ میٹر کے بارے میں ہیں اور بلوں کے صحیح ٹھیک ٹائم پر وصول نہ ہونے کے بارے میں ہیں ۔ واپڈ والوں کی اپنی جگہ پر مشکلات ہوں گی۔ ہم وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان کے عوام کو یہ جانا اس فلور پر پسند فرمائیں گے کہ واپڈا کب اپنا قبلہ درست کرے گا اور کب لوگوں کی یہ شکایتیں کم ہو جائیں گی ۔

Mr. Presiding Officer:It is too general . Raja Sahib would you like to respond very briefly.

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب میری یہ گزارش ہو گی کہ if you can fix a day for discussion of WAPDA تو واپڈا پورے ہاؤس کو اپنی کارکردگی پر presentation دے سکتا ہے and the members are at a liberty to give their point of view and I can give the answer.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب میرے خیال میں آپ رولز کے مطابق نوٹس دیں۔ ابھی تو پتا نہیں کہ یہ سیشن کب تک چلتا ہے، تاکہ اس پر پوری بحث ہو سکے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میں نوٹس دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ بلیدی صاحب آپ کا سوال نمبر 18 ہے۔

+18. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the number of complaints registered with the office of WAPDA Sub-Division, Kot Khawaja Saeed, Lahore since July, 1996 ; and

(b) the details fo the complaints attended/not attended so far ;and

(c) the time by which the remaining complaints will be attended ?

Raja Nadir Pervez Khan : (a) 1644 number complaints were registered with the office of Kot Khawaja Saeed Sub-Division since July, 1997 to 26-10-1997.

(b) 1639 complaints were attended and five complaints are pending.

(c) The remaining five numbers complains will be attended to within10 days.

+19. **Dr. Muhammad Ismail Buledi**: Will the Minsiter for Water and Power be pleased to state whethr it is a fact that most of the employees of the

+ Deferred from 28th November, 1997.

WAPDA Sub-Division, Kot Khawaja Saeed, Lahore do not attend the office regularly but are receiving full salaries, if so, the names of such persons and the action if any taken against them?

Raja Nadir Pervez Khan: It is not a fact. The employees/staff of Kot Khawaja Saeed Sub-Division(E) WAPDA are attending the office regularly.

جناب پریزائیڈ نگ آفیسر۔ کوئی ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب والا! اس میں یہ کہا گیا ہے کہ کوٹ خواجہ سعید سب ڈویژن میں ملازمین باقاعدگی سے دفتر میں حاضر رہتے ہیں - یہ جواب غلط ہے میری اطلاع یہ ہے کہ وہاں صبح وہ آ کر پانچ منٹ کے لئے بیٹھتے ہیں اپنی حاضری لگا کر پھر چلے جاتے ہیں اور اس میں ہائی لیول کے آفیسرز fifty fifty percent تنخواہیں ان ملازمین کے ساتھ کر لیتے ہیں۔ اور وہ باقاعدگی سے ڈیوٹی نہیں دیتے اور پرائیویٹ جگہوں پر کام کرتے ہیں۔ ہذا میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ آپ کا جواب غلط ہے اس لئے آپ مجھے اس جواب سے کس طرح مطمئن کریں گے؟

راجہ نادر پرویز خان: جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ واپڈا کے لوگ رجسٹر پر حاضری لگا کر کام کہیں اور جا کرکرتے ہیں ۔ اگر کوئی specific case میرے بھائی کےعلم میں ہے مجھے بتائیں I will inquire into it. اورمیں ان کو on the floor of the House assure کرتا ہوں کہ کسی culprit کو جس نے یہ جرم کیا ہے اس کو چھوڑیں گے نہیں

we will take action against him according to law

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب سوال نمبر ۷۰ ۔

70. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state:

(a) the names, designation, department, the residential addresses and date of occupation of those persons who are residing in government quarters onstandard rent indicating also the category of the house, its rate of rent and the dues outstanding against them;

(b) the names of the unauthorised occupants/retired Government employees living in Government quarters indicating also the amount outstanding against them and category and location of such houses ; and

(c) whether it is a fact that some Government quarters are occupied by unidentified persons under the umbrella of staff welfare. organisation, Establishment Division, if so, their details ?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) Details are given at Annexure-I.

(b) Details are given at Annexure-II.

(c) Yes. Details are given at Annexure-III.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

Mr. Presiding Officer: Any supplementary? No supplementary, question hour is over.

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب نمبر ۱۷ بڑا ضروری ہے میں دو تین مہینے سے یہ سوال کر رہا ہوں باری نہیں آتی۔ اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: بلیدی صاحب آج آپ کے تقریباً چار پانچ سوالات آئے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب یہ آخری سوال ہے بڑا ضروری ہے آپ سے request کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں جائیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب ۱۷۰ اس میں لکھا ہے کہ۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر صاحب ایک منٹ چونکہ انہوں نے point of order کیا ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب میں نے آپ سے request کی ہے، انہیں کیا تکلیف ہے اگر یہ ایک سوال آجائے گا سب کو اس میں interest ہے۔

Mr. Presiding Officer: I don't want to create another precedence that all those who want to ask supplementary question they can ask on a point of order.

71. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the details fo the rents of rooms of Chamba House Lahore, Qasr-e-Naz, Karachi and Federal Lodges at Quetta and Peshawar ;

(b) the number of employees working at the said lodges and the monthly expenditure being incurred on the maintenance etc. of the said lodges ; and

(c) the steps being taken by the government to improve the condition of these lodges ?

Mr. Asghar Ali Shah: (a) The details of rents are as follows : -

(i) Chashma House Lahore.

Cat-A.	Single	140
	Family	200
Cat.B.	Single	110
	Family	155
Cat. C.	Single	95
	Family	125

(ii) Qasr-e-Naz, Karachi.

Cat. A.	Single	140.
	Family	200
Cat.B.	Single	90
	Family	150
Cat. C.	Single	45 .
	Family	75.

(iii) Federal Lodge, Quetta.

	Federal Govt	Prov. Govt.
(a) Single	90	180
Family	150	300
Single with A.C.and Heater	140	280
Family and A.C. and Heater	200	400

(b) Federal Lodge No. (40 Officer Lodge)

Family Suite 50 per day.

(c) Federal Lodge No. 3 (80 Bachelor Hostel)

Single Suite 50 per day.

Family Suite 40 per day.

(iv) Federal Lodge, Peshawar.

Single without A.C.	60.
Family without A.C.	105
Single with A.C.	110
Family with A.C.	155.

(b) 1. Chamba House Lahore.

(i) Regular 78

	(ii)	Workcharge employees	84
	(ii)	Total expenture	6,56,695
2.	Qazr-e-Naz, Karachi.		
	(a)	Regular	55
	(b)	Workcharge employees	78
	(c)	Total expenditure	3,30,000
3.	Federal Lodge, Quetta.		
	(1)	Regular	73
	(2)	Workcharge employees	16
	(3)	Total expenditure	1,22,849
4.	Federal Lodge, Peshawar .		
	(i)	Regular	22
	(ii)	Workcharge employees	19
	(iii)	Total expenditure	1,06,750 .

(c) Efforts are being made to maintain and up-keep the Federal Lodges as per requirement of MNAs/Senators/Government Officials, but due to short allocations of funds followed by inadequate releases makes this task difficult.

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی: جناب اس میں میں نے federal lodges کے متعلق ، چمبا ہاؤس اور لاہور کراچی اور پشاور جہاں یہ federal lodges ہیں ان کے متعلق یہ سوال کیا تھا ۔ انہوں نے جو اخراجات monthly بتائے ہیں۔ وہ انتہائی زیادہ ہیں۔ اور وہاں انتظامات کچھ نہیں ۔ وہاں نہ کوئی اچھی dealing ہے نہ سروس ہے۔ ایک ایک گھنٹے کے بعد ٹیلیفون ملتے ہیں اور سروس مین ایک گھنٹے کے بعد چکر لگاتے ہیں۔ اور پانی اور دوسری چیزیں مناسب نہیں ہیں ۔ لہذا میں وزیر موصوف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پیسہ monthly show کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹیرینز کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ان کی انکوائری کرے اور ان federal lodges, Lahore, Quetta, Karachi,

Peshawar یا جہاں بھی ہیں ان کے لئے یہ کمیٹی ادھر جا کر انکوائری کرے، یہ جو لاکھوں کا تخمینہ دکھاتے ہیں اور سروس اچھی نہیں دیتے ۔ کیونکہ یہ انتہائی ظلم ہے یہ ملک کے ساتھ، خزانہ کے ساتھ ایک مذاق ہے ۔ ناقص کارکردگی ہے لہذا اس کے لئے وزیر موصوف مجھے کس طرح مطمئن کریں گے؟

جناب اصغر علی شاہ، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ جو monthly خرچ دکھایا گیا ہے یہ صرف ان لاجز کی maintenance پر خرچ نہیں ہوتا ۔ اس میں جو work charge staff ہے اس کی تنخواہیں بھی ہیں اور جو fix charges ہوتی ہیں جیسے گیس کی اور بجلی کی وہ بھی اس میں شامل ہیں ۔ پہلے تو میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ جو monthly یہاں دکھایا گیا ہے وہ صرف on maintenance as such خرچ نہیں ہوتا لیکن یہ بات صحیح ہے معزز سینیٹر کی کہ ان کی بہتری کی ضرورت ہے اور ہم اس میں کوشش کر رہے ہیں لیکن چونکہ last year سے وہاں maintenance کے لئے بہت کم پیسے مل رہے ہیں اس لئے ہم اب ان کو upto date نہیں کر سکے ہیں ۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو اس معیار پر لایا جائے لیکن مسئلہ پھر financial constraints کا آجاتا ہے۔

جناب محمد اسماعیل بلیدی، یہ بھی ایک مسئلہ ہے وہاں اگر آدھی رات کسی کو بیماری۔۔

Mr. Presiding Officer: No discussion.

اس پہ supplementary پہ discussion allow نہیں کر سکتے۔

+72. *Dr Muhammad Ismail Buledi : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install more engines in the Pasni Grid Station, if so, when ?

Raja Nadir Pervaiz Khan : At Pasni, four engines are instlled, which meet the requirements of Pasni, Turbat, Tumb and Mund. The extension

---

+All other remaining questions and Answers as laid on the table of the House are takn as read.

proposed in the 2nd Phase of Pasni Project includes extension of 132 KVSystemto Turbat, Hoshab, Panjgoor and Gawadar. Under this project originally more engines were to be installed at Pasni. Becuase of non-availability of feed water due to depletion of sub soil water level during dry season and at the same time increased salt content, WAPDA proposed to set-up the generators at Gawadar on the other end of the system.

The question of funding of this project (2nd Phase, Pasni) is not yet settled. Federal Government, Government of Balochistan and WAPDA have to share the cost of this Project. None of them is in a position to divert funds to this Project during the current or next fiscal year.

73. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the number of M.O.Us for Thermal Power Projects signed by the P.D.F. Government ;

(b) the number of such projects on which implementation work has started ; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the present Government to cancel or revise the said projects, if so, its reasons ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) In the private Power sector, a total of nine (9) MOUs were signed during the visits of various foreign delegations to Pakistan. On a visit of the ex-Prime Minister to USA in April, 1995, another 27 MOUs were signed thus bringing the total to 36.

(b) Out of the above, two (2) projects achieved financial close and are in different stages of implementation.

(c) There is no proposal under consideration by the present Government to cancel or revise any particular project.

74. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to buy the shares of Pakistan Petroleum Limited, if so, its reasons ?

Ch. Nisar Ali Khan: Government of Pakistan has already purchased 21 million shares of Burmah Castrol Plc in PPL. Burmah Castrol is no more involved in international exploration and production operations. It was therefore trying to sell its 63.91% share in PPL since 1986. Three attempts were made these were successful for a number of resons. On the other hand Government of Paksitan was making all the investment in the company through the Gas Price Agreement and therefore had a claim on the ownership of assets. The basic objective of the purchaser therefore was to facilitate Burmah Castrol's disinvestment and to combine the title of shares and ownership of assets in PPL in favour of Government of Pakistan.

75. ***Syed Iqbal Haider**: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the amount of gas bills payable as on 31st October, 1997 by the various Divisions/Sections of the Federal Government as well as by each of the Provincial Government including the companies, corporations and Institutions owned or controlled by any of the Government ?

Ch. Nisar Ali Khan: The amount of gas bills payable as on 31st October, 1997 is as under : -

		Rs./Million
(I)	SNGPL	
	Federal Government/Autonomous bodies	341
	Provincial Government (Punjab)	31
	Provincial Government (NWFP)	10
	WAPDA	1753
(II)	SSGCL	
	Federal Government	104.100
	WAPDA	3230.812
	KESC	3252.231
	Provincial Government (Sindh)	24.396
	Provincial Government (Balochistan)	23.918

76. ***Syed Iqbal Haider** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state the amount of electricity bills payable as on 31st October, 1997 by the various Divisions/Section of the Federal Government as well as by each of the Provincial Government including the companies, corporations and Institutions owned or controlled by any of the Government ?

Raja Nadir Pervaiz Khan: WAPDA . - WAPDA receivables against Federal/Provincial Governments including Autonomous Bodies and Local Bodies under them are as under :-

(Rs. in Million)

S.No.	Category	Receivables as on 31-10-97
Federal Government		
(i)Federal Government Departments		3506.14

(ii)	Autonomous Bodies under Federal Government	614.06
(iii)	Local Bodies under Federal Government.	88.31
	Total Federal Government :	4208.51

Provincial Governments

(i)	Provincial Governments Departments	5604.07
(ii)	Autonomous Bodies under Provincial Governments	697.49
(iii)	Local Bodies under Federal Government.	1311.76
	Total : Provincial Government :	761332
	Grand Total :	11821.83

KESC

Federal Government

1.	Federal Government Departments	1271830583
2.	State Owned Enterprises	1329699035
	Total : Federal Government :	1404799618

Provincial Governments

1.	Sindh Government departments	194382323
2.	K.M.C./D.M.C.	101845610
3.	K.D.A.	44785382
4.	KW & SB	483866623
	Total : Provincial Governments :	824879938
	Grand Total :	2229679556

77. ***Haji Javed Iqbal Abbasi** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that electricity has not been supplied to the additional abadis villages Baghpur Dehry and Narota, district

Haripur, if so, its reasons and the time by which it will be supplied to these abadis ?

Raja Nadir Pervaiz Khan : Yes, because no legislator recommended the electrification of these additional abadis under the village electrification policies approved by the Government of Pakistan. Under the present village electrification policy no new village/abadies can be electrified, only on-going schemes can be completed.

78. ***Malik Abdul Rauf** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that High Power Transmission Lines are passing close to the roofs of some houses in the area of Afshan /colony. Dhok Chaudrian, Rawalpindi ;

(b) whether it is also a fact that the some line has been fastened on the roof of house NO. 1300/480 near Shah Valley in the said area causing danger to lives of tresidents, if so, the time by which these lines will be installed properly ?

Raja Nadir Pervez Khan : (a) Yes, a high power tranmission line is passing close to the roof of houses in the area of Afshan Colony/Dhok Chaudhrian. These houses were constructed by the peoples after the line had been erected, so the question of fastening them to roof does not arise.

(b) The transmission line can be shifted on cost deposit basis and if proper space is available.

79. ***Mr. Muhammad Zahid Khan** : Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Engineering Council of Pakistan does not register the Pakistanis having engineering degrees from Russian, if so, its reasons ;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to register the said engineers, if so, when ; and

(c) the details of such cases of registration lying pending with the Engineering Council of Pakistan ?

Raja Nadir Pervaiz Khan : (a) After the dismemberment of the USSR, the Pakistan Engineering Council despite its best efforts has not been able to evaluate the present status of engineering institutes/universities in the areas of the former USSR owing to uncertain conditions and complete lack of response from the sources from where such informtion could be obtained.

(b) The authority to register engineers lies with the Pakistan Engineering Council who are seized of the matter. In this connection, it was proposed to send a delegation of competent professionals to determine the status of their engineering degrees. However, due to lack of response in this regard further action has been delayed indefinitely.

(c) A list of the pending cases lyhing with PEC is attached as Annex-I.

Annex-I

DATA ABOUT THE APPLICANT FOR REGISTRATION

FORMER USSR

Sr.No.	Name of applicant	Name of the University	Title of the degree awarded
1.	Sohail Akhtar Chouchan	Moscow Civil Engg. Instt.	Industrial and Civil Engg.
2.	Mr.Rahim Panezai	Voronesh State Academy	-do-

	of Arch.	
3. Gul Muhammad Mari	Mogilov Building University	-do-
4. Muhammad Ibrahim	Poltava Civil Engg. Instt.	-do-
5. Khaista Rehman	Korvograd Agri Machine Building Instt.	Mechanical Engg.
6. Muhammad Tariq Sultan	-do-	-do-
7. Zulfiqar Ali	Lvov Polytechnical Instt.	Commercial Engg.
8. Saif Ullah	Makeyevk Civil Engg.Instt.	Industrial and Civil.
9. Noor Rehman	-do-	-do-
10. Muhammad Hanif	The Kirovograd Agri. Machine Building Instt.	Electrical Engg.
11. Firdous Khan	Donbas State Academy of Civil & Arch.	Industrial & Civil Engg.
12. Nasir Khan	Kharkov State Municipal Academy	Water Supply Sewerage
13. Muhammad Khalid Khan	-do-	-do-
14. Ishtiaq Ahmad	The Easter Ukranian State University.	Electronics Engg.
15. Miraj Khan	Adessa Civil Engg. Instt.	Industrial & Civil Engg.
16. Abdul Shakoor Khan	The Tech. Univ.of Podillia (Khmelnisky).	System Engg.
17. Muhammad Khalid Khan	Kharkov State Municipal Academy.	Engineer Technologist.
18. Shaukat Ullah Masood	Kharkov State Municipal Academy	Civil Engineering.
19. Nawabzada Baloch Marri	Moscow Teh.University of Communication and Info Tech.	Radio Communication

20. Asif Jalees Siddiqui	Samara State Academy	Computer Engg.
21. Hunmayun Rashid Khan	Moscow State Academy.	System Theory Engineer.
22. Syed Saqib Ali	-do-	Civil Engineer.

80. *Mr. Muhammad Zahid Khan : Will the Minister for Petroleum Natural Resources be pleased to refer to the Senate Starred Question No. 155 dated 2nd July, 1997 and state :

(a) the amount required to complete the work for the supply of natural gas to Mangora and Bat Khela ;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to provide a special grant for the completion of the said work, if so, when and if not, its reasons ; and

(c) whether Timer Garah fulfils the criteria laid down for the provision of Gas ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) The amount needed to complete the work on the said schemes is given as below :

Name of Scheme	Amount needed complete the work (Rs. in million).
(i)Supply of Gas to Mangora.	253
(ii) Supply of gas to Batkhela	11

(b) Presently financial position of the company is very weak and it is not in the pschemes during 1997-98. However, subject to improvement in company's financial position it would start the work during the fiscal year 1998-99

(c) No.

81. *Haji Javed Iqbal Abbasi : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that CAEB, Islamabad had ordered on 27-10-1996 to supply electricity to village Nai Darek Mohri near railway station Golra, District Islamabad. If so, the time by which the electricity will be provided to the said village.

Raja Nadir Pervaiz Khan : Yes. Chairman, Area Electricity Board, Islamabad had referred the case of electrification of Nai Mohri near railway station Golra, District Islamabad to be Consultants for 'generation of work order on 27-10-1996. This village was proposed to be electrified from IBRD Loan. The IBRD loan closed on 30-6-1997. Under the present policy priority will be given for the completion started. New project will not be under-taken. Supply of electricity to village Nai Darek Mohri will, therefore, have to wait until resources are made available project.

UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY

4. *Dr. Muhammad Ismail Buledi : Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the number, names and designation of the persons dismissed from Sui Southern Gas, Sui Northern Gas PSO and OGDC during the last six months; and

(b) the reasons for their dismissal ?

Ch: Nisar Ali Khan : *Sui Northern Gas Pipeline Company Ltd.*

(a) A total of 18 employees of Sui Northern Gas Pipeline Limited

(3 Management Trainees + 15 career terms subordinates) were dismissed from services during the last six months (01-05-1997 onward).

(b) List of employees so dismissed showing their names, designation and reasons of their dismissal are attached as per Annexure-I and II.

Oil and Gas Development Corporation :

(a) During the last six months, a total number of 5 regular employees, 2 officers and 3 staff members of OGDCL were dismissed from service. In addition to this a total number of 12 regular employees, 3 officers and 9 staff membrs of OGDCL were removed/terminated from service. No temporary staff was either dismissed or removed/terminated from service. Details about names, designation and domicile of all the persons are given in Annexure-III,IV, V, and VI. Also 473 Management Trainees, appointed in violation of the laid down procedure and without consideration of OGDCL's requirements, were terminated on 17th June, 1997.

(b) All the above mentioned regular employees were dismissed/terminated from service due to disciplinary proceedings against them under OGDCL Efficiency and Disciplinary rules 1973/OGDCL Service Regulation 1994, as per details given in Annexure-III,IV,V and VI.

Sui Southern Gas Company Limited :

The Company has terminated/dismissed (3) permanent employees during the last six months whose names and designations are as follows :

1.	Shahab Izhar.	Assemblyman.
2.	Shafiqullah.	Senior Helper.
3.	Sardar Khan.	Senior Driver.

The details of temporary personnel whose temporary

training/temporary work assignment has been dispensed with during the last six months are as under : -

Category	First Phase Retrenchment w.e.f.30-9-97	Second Phase Retrenchment w.e.f.31-10-97	Total
Medical Officers	32	-	32
Trainee Engineers	108	142	250
Management Trainees	216	211	427
Subordinate Srtaff	889	1048	1937
Total :	1245	1401	2646

The names and designations of the above persons are indicated in the attached Annexure-VII.

(b) Pursuant to completion of projects, reduction in expansion of distribution net-work due to resource constraints and acute liquidity crunch, it became infeasible to continue with the temporary training programme/temporary work assignment of such a large number of personnel who were thrust upon theCompany during the tenure of the previouos governments without any consideration of actual staffing requirement.

The termination/dismissal of the three permanent employees were on the grounds of misconduct/disciplinary reasons.

Pakistan Sate Oil Company (PSO) :

(a) 63 permanent employees of PSO were terminated/dismissed whereas 87 temporary employees were terminated during the last six months.

(b) Details of the above mentioned employees giving reasons of dismissal/termination are attached as Annexure-VIII and IX.

(Annexures have been placed in the Senate Library.)

POINTS OF ORDER

i) Re: CORRUPT PRACTICES IN THE FOOD DEPARTMENT, GOVERMENT OF NWFP.

حاجی جاوید اقبال عباسی: میرا point of order یہ ہے جناب، ایک تو ڈاکٹر صاحب نے جس بات کی نشان دہی کی ہے اس کمیٹی کا میں ممبر بھی ہوں اور یہاں ہمارے چیئرمین صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ یقینا یہ جو ہمارے Federal Lodges ہیں پشاور میں یا کراچی میں قصر ناز ہے اس کی حالت قدرے بہتر ہے لیکن چنبہ ہاؤس کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہے اور وہاں پہ صاحب یہ تولیے بھی مہیا نہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ مہربانی کر کے کچھ کریں ہم اس کمیٹی کے ممبر ہیں، ہم نے متعدد بار رپورٹیں تیار کی ہیں۔ ہمارے چیئرمین صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ جناب یہ میرا point of order، یہ تو میں ان کی تائید کرتا ہو ں کہ جو انہوں نے pin point کیا ہے۔ میرا اصلی point of order یہ ہے کہ ماہ رمضان آ رہا ہے آج مجھے پشاور سے اور دیگر اضلاع سے ٹیلیفون آئے ہیں کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ والے گندم ملوں کو کم از کم پانچ چھ کلو کم دے رہے ہیں اور ابھی سے انہوں نے دھاندلی شروع کر دی ہے۔ وزیر خزانہ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، میں ان کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ NWFP میں ایسے Corrupt Food Department سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں جن کی میں نے پہلے بھی نشان دہی کی اور ڈائریکٹر فوڈ جو ہے اس کی وجہ سے پہلے crisis آیا اور تیس ستمبر کے بعد جیسا آپ نے بھی ایک دفعہ کہا کہ کوالٹی میں فرق ہے۔ وہ کوالٹی جو پنجاب سے آٹا آرہا ہے اس وجہ سے ہے۔ ہمار ی سرحد کی فلور ملوں کی کوالٹی اے ون ہے ۔ وزن ہمیں پورا دیا جائے ۔ ہم نے Weight Bridge لگانے کے لئے فلور مل ایسوسی ایشن نے اپنی طرف سے یہ گورنمنٹ NWFP کو یہ گزارش کی کہ آپ ہمیں اجازت دیں تاکہ گوداموں کے اندر ہم Weight Bridge لگا کر ملوں کو کم از کم پورا وزن دیں اور ان سے پورا وزن لیں۔ تو یہ ماہ رمضان میں crisis اور بڑھے گا اور بالخصوص پشاور کے اندر آج میں نے سنا ہے کہ تیس روپے ریٹ انہوں نے خود بخود بڑھا دیئے ہیں۔ تو یہ ہمارے لئے مشکلات کا سامنا آ رہا ہے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی وجہ سے اور میں آپ کی وساطت سے یہ وزیر خزانہ صاحب

کے نوٹس میں لانا چاہتاہوں کہ گندم ملوں کو پوری دیں اور کوالٹی اور وزن کی ہم گارنٹی دیں گے کہ پورا دیں گے۔ لیکن ماہ رمضان میں اگر اسی طرح crisis آیا تو پھر اس کا ذمہ دار فوڈ ڈیپارٹمنٹ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جناب موٹر وے جو نیا آپ نے شروع کیا ہے اس پہ ڈاکے شروع ہوگئے ہیں۔ اتنی بڑی پولیس فورس کے باوجود۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب میری بات سنیں 'ایک ضروری بات ہے کہ لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ مہربانی کر کے یہ بھی میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اتنی بڑی پولیس کی فورس وہاں رکھی گئی ہے اور وہاں ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں یہ کیا وجوہات ہیں۔ اس کا جواب دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرے خیال میں یہ point of order نہیں بنتا۔ ایک منٹ۔

ii) Re: SPECIAL GRANTS AND STIPENDS TO CHRISTIANS AT THE OCCASION OF CHRISTMIS.

Mr. Zafarullah Khan Jamali:- Sir, just a minute. Sir, in our Parliament Lodges, we have people from the minority, the Christians have been coming to us and also the other minorities. As the Chrismis is approaching, so we had committed that we will take it up in the House and request the Finance Minister, as the Minister for Religious Affairs is not here, even last year we had special grants and stipends for the Chrismis and through you, Sir, I would request the honourable Finance Minister in this House that the community must be looked after as the Chrismis is approaching, I think they need looking after. That is my point of order, Sir. Thank you.

iii) Re: PROBLEMS IN US AID BUILDING AND NEWLY CONSTRUCTED PARLIAMNET LODGES.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ہاں ایک سیکنڈ جی ساجد میر صاحب کافی دیر سے بولنا چاہتے ہیں۔ I will come to you.

پروفیسر ساجد میر :- جناب یہ old U.S. Aid Building جس میں سینٹ سٹینڈنگ کمیٹیز کے دفاتر ہیں اس کے بارے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں آپ کا تجربہ اپنا بھی ہو گا باقی جو چیئرمین حضرات ہیں ان کا بھی ہوگا کہ آج کل سردیوں میں وہاں پانی بہت ٹھنڈا ہوتا ہے ۔جب ضرورت ہوتی ہے wash room میں جانے کی' وضو کی یا اس طرح تو بہت ٹھنڈا پانی ہوتا ہے ۔ تو میں آپ کی وساطت سے اس مسئلے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ سی ڈی اے کم از کم وہاں گرم پانی کا انتظام ہی کردے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر : رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی :- جناب آپ ے لیں پہلے۔

جناب خدائے نور : جیسا پروفیسر صاحب نے کہا کہ CDA سےہمیں نجات دلاؤ۔ پارلیمنٹ لاجز میں آئے ہوئے تقریباً مہینے سے زیادہ ہو گیا ہے لیکن حالت ان کی ویسے ہی ہے۔ جیسی پہلے دن تھی۔ نہ صفائی کا کوئی بندوبست ہے۔ سینیٹر ہو یا ایم این اے ہو صبح صفائی والے کے پیچھے خود جائے اور صفائی والے کو پکڑ کر لائے اور صفائی کرائے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیفے ٹیریا ہے آج تک نہیں کھلا ہے ۔ دوکانیں وہاں ہیں آج تک نہیں کھلی ہیں جبکہ اس مہینے کا کرایہ انہوں نے کاٹا۔ دو ہزار روپے یوٹیلٹی چارجز انہوں نے کاٹے ۔لیکن وہ سہولتیں ہمیں ابھی تک میسر نہیں ہیں۔ تو آپ کے توسط سے ہم کہتے ہیں کہ اس سی ڈی اے سےہمیں نجات دلائیں یا ان سے کہیں وہاں ان کی طرف توجہ دیں۔یہ میری آپ سے گزارش تھی ۔ جو بھی وہاں گیا ہے سب کے ساتھ یہی ہوا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی طرف میں سمجھتا ہوں منسٹر صاحب respond کریں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹیرین لاجز کا بڑا اچھا ڈایزئن تھا۔ اس

کی کوالٹی آف construction بھی آپ دیکھیں ۔ آپ تو maintenance کی بات کرتے ہیں۔پہلے تو میں سمجھتا ہوں آپ ذرا بیڈ سے چادر اٹھا کر نیچے دیکھیں کہ کیا ہے ۔دروازوں کو دیکھیں ۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا سیریس قسم کا معاملہ ہے اس میں تو بڑی ہائی لیول کی انکوائری ہونی چاہیئے ۔ٹھیکیداروں کو بدنام کیا جاتا ہے ۔جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں۔میں یہ سمجھوں گا یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے ۔ It is a serious matter and I would request the Minister concerned that this matter should be taken up seriously اور آئندہ کے اجلاس میں اس ہاؤس میں رپورٹ پیش کریں کہ کیا ایکشن لیا گیا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ سی ڈی اے اور پی ڈبلیو ڈی کی کمیٹی کو فوراً dissolve کر دیا جائے۔ان کے ذریعے کوئی کارخیر نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے ۔جناب چیئرمین ، اس بلڈنگ کی چھت آج تک ٹپکتی ہے ۔ کرپشن کا یہ عالم ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ایک سکینڈ ، شفقت محمود صاحب۔

IV) Re: THE DECISION OF QUETTA BENCH AND THE DEVELOPMENTS AFTERWARDS IN THE SAME CONCERN

Mr. Shafqat Mehmood: Thank you Mr. Chairman.

Sir, going beyond the problems of the Parliamentarian Lodges and construction problems and so on, I would seek your indulgence to raise an issue which I think is of national importance. If you recall sir that during the recent crisis and I am not going to merits of the case or say anything about the Judges, there should not be any worry on that score but I just want to make a small point which has been agitating me for sometime. Sir, after the decision of the bench in Quetta which declared the Chief Justice to be under-suspension or any sorts of different language was used and as a result of that the official media started to describe Chief Justice Syed Sajjad Ali Shah as Justice Sajjad

Ali Shah and for a considerable period of time he was not referred to as the Chief Justice etc. etc. In fact in many other occasions also where an official spokesmen or the Minister for Information or various people who went up in the court and did a variety of things in which our heads, even now, hang in shame. This pattern was repeated and then suddenly he started to be called Chief Justice (under-restraint). So. from a Justice in other words recognizing or trying to acknowledge or give the impression that he is no longer the Chief Justice, therefore, being called Justice then suddenly there has been a change, there has been a shift and that shift is visible both in the remarks that are being made by the honourable Bench which is hearing that petition but various other spokesmen and government controlled media and so on and so forth. So, sir, the question arises that the first decision which was made by the Government to start calling him Justice was a certain kind of an acknowledgement which was a self-serving acknowledgement but nevertheless, it was an acknowledgement. And now there is a change. So I would like a definite statement from a Minister of the Government today that Syed Sajjad Ali Shah Chief Justice (under-restraint) is Syed Sajjad Ali Shah a judge of the Supreme Court. What isit that is recognized. Sir, I am not discussing judiciary. I am discussing the official media policy. In fact, I have not even tried to get into the legal aspect of the case.

Mr. Presiding Officer: The Senator is not discussing the conduct or merit of the case. He is referring to something different.

Mr. Shafqat Mehmood: I am referring to something entirely different. Sir, I am referring to the stance taken by the official media. I mean, the

official media took a stance and declared him not to be Chief Justice. They said, he is Justice Sajjad Ali Shah. And in news commentaries, in Khabarnama, in statement, by the honourable Information Minister which, are of course, coming morning, afternoon and night, in every occasion after the Quetta decision, he was being constantly referred to as Justice Sajjad Ali Shah. And now, there is a shift, he is Chief Justice under restraint. I would like to know from the honourable Minister for Parliamentary Affairs and the honourable Finance Minister who is also the Secretary General of the Pakistan Muslim League (Nawaz Group). I would like to know that what is the official stance of the government. Do they recognize him as Chief Justice (under restraint) or they do not recognize him as Chief Justice because this is a very important point

Mr. Presiding Officer: You have made your point. Anybody would like to respond from the government side?

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔جناب والا ! اس سلسلے میں میں یہ عرض کروں گا کہ' جو سپریم کورٹ اس سلسلے میں view point رکھتی ہے ہم اسے تسلیم کرتے ہیں ۔ اس بارے میں گورنمنٹ کا view point اس حیثیت سے کہ اخبارات میں اگر کچھ لکھا جائے ' انہیں چیف جسٹس لکھا جائے یا under restraint لکھا جائے یا صرف جسٹس لکھا جائے ' اس کے بارے میں عام میڈیا سے تو کوئی حکومت کا تعلق نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔نہیں ،نہیں ' .No cross talk please

میاں محمد یسین خان وٹو ۔ دس ججز کا بنچ جناب کیس سن رہا ہے ۔ دس ججز کا بنچ کیس سن رہا ہے ۔ وہ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے اور اس وقت جو ان کے احکامات ہیں ہم ان کے سامنے سرتسلیم خم کرتے ہیں ۔ آج بھی ان کے جو احکام ہیں ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں اور فائنل آرڈر بھی جو ان کا ہوگا اس کو بھی تسلیم کریں گے ۔ وہ جو فیصلہ کریں گے حکومت اس

کو تسلیم کرے گی۔

(V) Re: THE STATEMENT OF THE PRIME MINISTER FOR THE RE-EMPLOYMENT OF THE FORCELY RETIRED AND TERMINATED EMPLOYEES FROM THE BANKS.

Mr. Presiding Officer: Mian Raza Rabbani on a point of order.

Mian Raza Rabbani: Mr. Chairman, I am grateful. Sir, you would recall that yesterday on the floor of the House an observation was made or rather a statement was made with reference to the bank employees by the honourable Finance Minister when we raised this question that during the pendency of the crisis the Prime Minister made a statement to the effect that all bank employees who have been compulsorily or forcefully retired would be taken back. And the honourable Finance Minister said on the floor of the House that no such statement was made and if I now recall correctly, he said that if at all, they would be provided with alternate government jobs. Sir, I would like to place before you or rather through you on th floor of this House, a statement of the Prime Minister which appeard on the 28th of November, 1997 in 'Jang' Rawalpindi, which says

بینکوں سے جبری ریٹائر کئے گئے ملازمین کی بحالی کا اعلان۔ And then it goes on in the news item and it says that - وزیر اعظم نواز شریف نے بینکوں سے جبری ریٹائر کئے گئے ملازمین کو فوری بحال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

I would like to come on the record and I would also like to state that this is yet another example of the double standards that are being followed by this government. One day they make one statement, the next day they resile from

that statement. And not only that but the honourable Finance Minister made a mis-statement on the floor of the House yesterday that the Prime Minister made no such announcement. The Prime Minister in categorical terms and till yesterday i.e. when the honourable Finance Minister made this statement, there was no contradiction issue from the Prime Minister's Secretariat, by the Finance Ministry or by anyone else. So this is yet another example and yet on the one hand we have people who are benign, compulsorily retired, we have people who are being thrown out of the banking sector for no rhyme or reason from branches, particularly in the rural areas, these are being closed under the dictate of international donor agencies. And yesterday the Finance Minister admitted that fact and yet we are being told that this is being done because the situation in the banks is not good, but why does the Finance Minister yesterday also hedged in answering the question that why is the question of defaulting loan not being addressed by this government, why is it that an extention has been given to bad loan defaulters, it was to expire in December but they have said no, let that extention go up to the 16th of February. Why? For the simple reason that the House of Ittefaq heads the 500 top defaulters in this country. I would like to place this news item on the floor of the House. The news item which according to the Supreme Court, if not contradicted, is correct.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman, as the honourable member, I am sure, knows this reported statement was reported differently in different news papers and tomorrow I will present half a dozen more cuttings which present the same news in different way. So obviously there were some confusion in reporting and therefore, the issue can be clarified.

Mian Raza Rabbani: I would like to place another news item on the floor of the House.

Mr. Sartaj Aziz: I will give you 'Nation', I will give you 'Nawa-e-Waqt', I will give you 'Dawn', I will give you three other newspapers which reprot this differently.

On the other question which the honourable member has raised I think it is not proper to raise the issue again and again in the same way, I have already made an offer that the relevant Standing Committee should convene a special session on this issue so that the thing can be debated properly and we can present to them the facts and figures as they pertain. The issue of recovery of loans, again he is ignoring the statement I made yesterday that it is the first time in so many years that the issue of recovery of defaulted loan is receiving very very serious attention, the total recovery made this year will be a record. The over all reduction in the revenues during previous government in three years, the proportion of stuck up loan the total size of the stuck up loan went up by 70 per cent from 82 billion rupees to 128 billion rupees. This is the first time when the actual size of the stuck up loan will go down. Similarly the overall issue of bank size and bank efficiency, they are again, I am going to publish a white paper at the end of this year which will show the balance sheet and the performance of these banks for this year after the reforms were introduced and new management took over versus the performance of the banks in terms of administrative cost, stuck up loans, income, expenditure and losses then the whole thing will be clear and he will know whether the performance by isolating one figure relating to another figure to play to the gallery is not good enogh, I

think it is a serious issue, we should undertake a serious exercise to see what has actually happened because it is in the national interest that these financial institutions should become healthy. And we have now very good exmaple that in these financial crisis when the banks in very better off countries, stronger economies like Malaysia, Thailand, Korea were suffering such a major strain because of these reforms the negative effect on our banking sector has not been equally stronger. And therefore, I invited the committee, its Chairman is not here today but he is welcome to convene a special session where all the members should be invited who are interested, so that this issue should be debated in a serious manner and not as a debating point.

Mr. Presidng Officer: Aitzaz Sahib do you want to say something.

چوہدری اعتراز احسن - جناب مجھ سے پہلے ڈاکٹر حئی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بہت اہم مسئلے پر بولنا چاہتے ہیں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر - دیکھیں بات یہ ہے اس پر پہلے ہی کافی بحث ہو چکی ہے- تو آپ کو

being the Leader of the Opposition I wanted to give you an opportunity.

چوہدری اعتراز احسن- ڈاکٹر صاحب کا بہت مختصر سا ہے جی-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر- ڈاکٹر صاحب کا مختصر بھی کافی ہوتا ہے -

چوہدری اعتراز احسن- اچھا ڈاکٹر صاحب کا مختصر بھی طویل ہوتا ہے -

VI) Re: APPOINTMNET FROM THE BACK DOOR IN THE GOVERNMENT DEPARTMENTS AND ON THE OTHER SIDE OFFICIALLY BAN INTACT ON APPOINTMENTS AND ENLARGING THE CABINET BY THE FEDERAL GOVERNMENT

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی عبدالحئی بلوچ۔ ذرا مختصر بات کرنی ہے ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! بہت مختصر کروں گا ۔ جناب چیئرمین صاحب! میری اس معزز ایوان میں یہ گزارش ہے کہ یہ باتیں لوگوں کی طرف سے آ رہی ہیں کہ صوبائی حکومت اور فیڈرل حکومت چوری چوری لوگوں کی بھرتی کر رہے ہیں ' چپکے چپکے لوگوں کو بھرتی کر رہے ہیں اور ایک ایک 'دو دو' دس دس کر کے بھرتیاں کر رہے ہیں۔ میں حکومت وقت سے یہ جاننا چاہوں گا کہ جناب والا! آپ ban کی بات کرتے ہیں کہ ban ہے اور نہ صرف ban کی بات کرتے ہیں بلکہ آپ نے جو ہزاروں ملازمین نکا ل دیئے ہیں اور ادھر بھرتیاں بھی کر رہے ہیں ' ادھر آپ ریٹائرڈ لوگ بھی لے رہے ہیں اور ادھر سے آپ وزرا۔ کا جم غفیر' یعنی 72 فیڈرل وزرا اورمشیر ہیں اور صوبائی حکومت بھی اپنے وزرا ۔ اورمشیروں میں اضافہ کر رہی ہے ۔ہمیں یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ عام غریب پڑھے لکھے آدمی کے لئے تو روز گار کے دروازے بند ہیں ۔ اس کے لئے حکومت کہتی ہے کہ ہماری مالی مشکلات ہیں ۔ جناب والا! یہ جو وزرا کا جم غفیر ہے ۔ چاہے وفاق میں ہو یا صوبے میں ہو تو ان کے لئے آپ پیسہ کہاں سے لا رہے ہیں اور جو آپ خصوصی گرانٹ خرچ کر دیتے ہیں' یہ آپ کہاں سے لاتے ہیں ؟ ایک طرف آپ کی پالیسی ہے کہ آپ لوگوں کو نکال رہے ہیں اور دوسری طرف لوگوں کو بھرتی کر رہے ہیں۔

(VII) RE: A STUDENT DIED IN A ROAD ACCIDENT DUE TO CARELESSNESS OF A TRUCK DRIVER.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے بہت مختصر طور سے فرما دیا ۔ جی تاج حیدر صاحب ۔ جی آپ بھی مختصر سا فرمائیں ۔

جناب تاج حیدر ۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جو اس وقت اسلام آباد اور راولپنڈی میں صورت حال پائی جارہی ہے ۔اس وجہ سے کہ ایک طالب علم ٹرک کے نیچے کچلا گیا اور یہ کوئی isolated incident نہیں ہے ۔ بتایا جا رہا ہے کہ آئے دن اس قسم کے حادثات ہو رہے ہیں کہ بسوں کو پولیس والوں نے چھوٹ دی ہوئی ہے۔ وہ جس طرح چاہتے ہیں ، بسوں کو چلاتے ہیں اور ان بسوں کے نیچے معصوم طالب علم آ کر کچلے جاتے ہیں ۔ میں نے آج اخبار میں یہ پڑھا ہے کہ اس بچے کی والدہ کا بھی اس صدمے سے انتقال ہو گیا ہے اور اسلام آباد اور راولپنڈی کے تعلیمی ادارے ہڑتال کی وجہ سے بند ہیں ۔ طالب علم سڑکوں پر نکلے ہوئے ہیں Law and Order situation create ہو رہی ہے ۔ میں آپ کے توسط سے حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ کسی قسم کی یقین دہانی طلبا برادری کو دیں ۔ بچوں کو دیں کہ اس سلسلے میں مجرموں کے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی ۔ آئندہ اس قسم کے انتظامات کئے جائیں گے کہ اس قسم کی صورت حال پیش نہ آئے کیونکہ ہم بچوں والے لوگ ہیں ۔ ہمیں اس سلسلے میں احتجاج بھی کرنا چاہئیے اور یہ انتظام بھی کرنا چاہئیے کہ اس قسم کے حادثات نہ ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی یٰسین خان وٹو۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا! ہمیں اس بچے کے بارے میں بھی کافی دکھ ہے، اس کے والدین کے ساتھ بھی پوری ہمدردی ہے اور طلبا کمیونٹی کے ساتھ بھی ہمدردی ہے ۔ یہ بھی بڑے دکھ کی بات ہے کہ میں نے آج اخبار میں پڑھا کہ اس بچے کی والدہ کا بھی صدمے سے انتقال ہو گیا ہے۔ اس سے مجھے بڑا دکھ اور افسوس ہے اور میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں انشاء اللہ اس زیادتی اور بچے کی موت کے سلسلے میں جو بھی گناہ گار پائے گئے، جن لوگوں نے بھی کوئی کوتاہی ، زیادتی یا جرم کیا ہے ،ان کو انشاء اللہ قرار واقعی سزا دی جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب وزیر صاحب ! بات یہ ہے کہ یہ تو ایک بچے کی افسوس ناک بات ہے لیکن آپ generally دیکھیں، چاہے وہ اسلام آباد ہو ، چاہے وہ اسلام آباد سے پشاور تک سڑک ہو۔ جہاں بھی سڑک بنتی ہے، مرمت ہوتی ہے ۔ کوئی safety precautions نہیں ہوتے ، کوئی warning signs نہیں ہوتے، سکولز کے بچوں کو سڑک پار کرنے کا طریقہ

نہیں بتایا جاتا ، لوگوں کو ٹریفک رولز نہیں سکھائے جاتے، تو یہ ایک بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔ معلوم نہیں اس حکومت کے پاس figures ہوں گے کہ نہیں ، اگر آپ دیکھیں کہ پاکستان میں road accidents میں کتنے لوگ مر چکے ہیں ، کتنے لوگ زخمی disable, crippled ہو چکے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت serious matter ہے اور صرف ایک بچے کی ہمدردی کی بات نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت سنجیدہ مسئلہ ہے ۔ہمیں اس کو بحیثیت ایک قوم لینا چاہئیے۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! آپ کی observation کا بڑا احترام ہے۔ حکومت انشاء اللہ اس سلسلے میں کوشش کرے گی کہ اس مسئلے کو اس کی اہمیت کے مطابق حل کرے۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر سب اہم ہیں لیکن اگر ایجنڈا dispose of کر کے یہ deal کئے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ اگر پہلا ایجنڈا ختم ہو جائے تو اس کے بعد اس کو لیا جا سکتا ہے ۔

(VIII) Re: TEN PML WORKERS RELEASED ON BAIL, WHO ARRESTED FOR ATTACKING THE SUPREME COURT BUILDING.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب میری مختصراً دو گزارشات ہیں۔ سب سے پہلے تو میرا point of order جو ہے وہ Order of the Day کے متعلق ہے۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ item No.3 پر مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ یہ پہلے بھی آیا تھا اور آپ بار بار لے آتے ہیں ۔ میں آپ کو صرف اتنا عرض کر دوں کہ جس طرح یہ بار بار آ رہا ہے، لگتا ہے کسی نے پیسے لئے ہوئے ہیں پلاٹ مافیا سے۔

جناب چیئرمین ! دوسری گزارش میری اتنی ہی مختصر ہے اور وہ یہ ہے کہ اس پر وزیر پارلیمانی امور پہلے بیان دے چکے ہیں ،جب ایک بار شفقت محمود صاحب نے بات کی تھی۔ میں کوئی عدالتی کارروائی سے متعلق بات نہیں کرنا چاہتا ۔میں صرف ریکارڈ پر یہ تصویر رکھنا چاہتا ہوں جو آج کے ایک اخبار میں شائع ہوئی ہے اور اس سے میرا سر شرم سے جھک گیا ہے ۔ خبر نہیں حکومت کس قسم کی تباہی کرانا چاہتی ہے کہ جو ملزمان ضمانت پر رہا ہوئے ہیں ، اوّل تو ان کی ضمانت پر رہائی کہ ایک آدمی سپریم کورٹ پر حملہ کرے اور سول جج ان کی ضمانت لے لے۔ چلیئے میں اس کے

بارے میں بھی صرف اس لئے کچھ نہیں کہتا کہ عدالت کا فیصلہ ہے ۔ مگر حیرت ہوتی ہے کہ اتنے بڑے اور مقدس ادارے پر حملہ ہو ، اسی کے ماتحت اتنا چھوٹا ادارہ، قانون شاید اجازت دیتا ہو اور وزیر صاحب سمجھتے ہوں کہ کوئی routine کا مسئلہ ہے تو وہ ضمانت لے لے۔ میں ان کے فیصلوں پر نہیں جانا چاہتا مگر جناب چیئرمین! شرم کی بات ہے ۔ میں صرف اس میں سے دو تین چیزیں پڑھنا چاہتا ہوں کہ

"Hundreds of Pakistan Muslim League's workers welcomed their ten colleagues outside Adiala jail, after their release on bail here on Wednesday, who were arrested for attacking the Supreme Court building during a contempt hearing against Prime Minister Nawaz Sharif. The Court granted bail.

آگے میں چھوڑتا ہوں ۔ایم پی اے اختر محمود، کیا اس کو گرفتار انہوں نے کیا ہے کہ نہیں کیا ہے۔ میں پوچھوں گا۔

MPA Akhtar Mehmood alongwith PML workers welcomed the released workers and drove them to Rawalpindi from Jail in a Motorcade. At Kutcheri chowk, an unpleasant incident took place when some of the processionists clashed with each other, leaving one of them injured. However, the senior leaders intervened in time and controlled the situation.

اس incident پر کل میری زبان سے ایک لفظ نکل گیا تھا اور سینیٹر صاحب نے اس پر اعتراض کیا تھا ۔میں نے وہ لفظ واپس لے لیا تھا کہ وہ غنڈوں کا لفظ تھا۔ میں اب بھی اگر اس کو استعمال نہ کروں تو مجھے بتایا جائے کہ ان کے لئے کیا لفظ استعمال ہو گا۔ پھر آگے،

Later the procession continued its journey towards Mureer Chowk and marched on Murree road, chanting slogans in favour of Prime Minister Nawaz Sharif. The activists were taken to Muslim League House on Iqbal road where MPA Sardar Naseem,

پہلے ایک اور ایم پی اے تھے اختر محمود، اب ہیں ایم پی اے سردار نسیم، بابر اعوان and others delivered speeches.

جناب چیئرمین! یہ کتنے دکھ کی بات ہے ' اتنا بڑا سانحہ ہے ' یہ واقعہ ہے اور اس واقعے پر بجائے یہ کہ ندامت ہو ' بجائے یہ کہ ان کے سر بھی شرم سے جھکیں' یہ فخریہ ان کو فاتح سپریم کورٹ بنا رہے ہیں۔ یہ ان ہی کے لوگ ہیں ' ان ہی کے workers ہیں ' ان ہی کے MPAs ہیں ' جس طرح ان کا استقبال کر رہے ہیں اور جس طرح ان کو جلوس میں لے کر ' جشن میں اور V signs اور پھولوں کے ہاروں سے لیس' وہ وہاں سے نکلے ہیں اور ظاہر ہے اسلحہ سے لیس بھی ہیں چونکہ incident میں جو injured ہوا ہے 'میری اطلاع کے مطابق وہاں آپس میں ان کی گولی بھی چلی ہے۔ بہرحال یہ اس پر کیا کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس احتجاج کے ساتھ کہ اس شرمناک واقعہ پر یہی نہیں کہ حکومت کوئی action ان کے خلاف لے' حکومت اس جلوس کی ' اس celebration کی ' اس جشن کی معاون بھی ہے ' کیونکہ یہ PML House میں ہوا ہے ' میں نہ صرف اس اخبار کی یہ cutting آپ کے ریکارڈ پر formally رکھنا چاہتا ہوں بلکہ ہم اپوزیشن والے سپریم کورٹ کے تقدس کی بدستور پائمالی پر ٹوکن واک آؤٹ کریں گے۔

(اس موقع پر اپوزیشن ٹوکن واک آؤٹ کر گئی)

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! ہم اس کی مذمت کرتے ہیں کہ ایک سپریم کورٹ جیسے ادارے پر حملہ اور اس کے بعد ان ملزمان کی حوصلہ افزائی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت وقت کے لئے یہ بہت ہی افسوس ناک بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ندامت کی بات ہونی چاہیئے کہ ایسے کارکنوں کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے جو سپریم کورٹ پر حملے کی وجہ سے ملزم ہوئے۔ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کے بقیہ ممبران نے بھی واک آؤٹ میں حصہ لیا)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: چلیں ان کو منا لیں۔ عباسی صاحب' میرے خیال میں آپ کا بہت زیادہ influence ہے اگر آپ چلے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں منانے جاؤں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ہاں' آپ بھی جائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں تھوڑا سا ذکر کر

دوں جو کچھ فاضل لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : میرے خیال میں compromise اس پر کریں گے کہ بات وہیں ختم ہو جائے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، اچھا جی ٹھیک ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پہلے میں leave applications لے لوں۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب اسلام الدین شیخ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۷ نومبر تا ۸ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : چوہدری محمد انور بھنڈر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۸ دسمبر تا حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب محمد اجمل خان خٹک صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۸ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : جناب مختار احمد خان ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ ۸ دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سید قاسم شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۸ تا ۱۱ دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب محمد زاہد خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج یعنی مورخہ ۱۱ دسمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میاں عبدالستار لالیکا نے اطلاع دی ہے کہ ان کی ہمشیرہ انتقال فرما گئی ہیں اس لئے وہ مورخہ ۱۰ تا ۱۲ دسمبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ہمشیرہ کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

(مرحومہ کے لئے فاتحہ پڑھی گئی)

MESSAGE FROM THE NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT.

Mr. Presiding Officer: We have received a message from the National Assembly which I would like to read out: "The National Assembly Secretariat has informed that the National Assembly has passed the Securities and Exchange Commission of Pakistan Bill, 1997."

Now, we move on to the next item which is item No.2A.

نہیں 2A تو leave applications ہے ناں۔

LEGISLATION

INTRODUCTION OF A BILL

Mr. Presiding Officer: Mr. Sartaj Aziz, Minister for Finance,

Economic Affairs and Statistics to move Item No.2A.

Mr. Sartaj Aziz: I beg to move Mr. Chairman, that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, that the requirement of Rules 108, 109 and 110 of the said Rules in respect of the Bill to provide for the establishment of the Securities and Exchange Commission of Pakistan and to provide for matters connected therewith and incidental thereto [The Securities and Exchange Commission of Pakistan Bill, 1997] be dispensed with.

Ch. Aitzaz Ahsan: we oppose.

Mr. Presiding Officer: O.k., would you like to explain about this? Yes, Sartaj Aziz Sahib.

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین ' جیسا کہ آپ کو معلوم ہے یہ بل نیشنل اسمبلی سے آج صبح پاس ہوا تھا لیکن یہ بل وہاں پر 5 تاریخ کو table کیا گیا تھا پھر وہاں سٹینڈنگ کمیٹی میں پیش ہوا ۔ اور کل سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی اس میں تھوڑی سی جلدی اس لئے ہے کہ ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے اس پورے پروگرام کے لئے ڈھائی سو ملین ڈالر کا قرضہ منظور کیا ہے۔ اور اس کی 50 فیصد installment ہے' اس کے release ہونے میں ایک شرط یہ ہے کہ یہ اس سے پہلے پاس ہو جائے۔ وہ رقم ہمیں 31 دسمبر سے پہلے ملنی ہے ۔ تو شرط یہ ہے کہ یہ بل بارہ تاریخ سے پہلے پاس ہو' یعنی کل ۔ تو میں نے سہولت کے لئے بل کی ایک ایڈوانس کاپی رضا ربانی صاحب کو دے بھی دی تھی اور تاج حیدر صاحب نے مہربانی کر کے اس پر comments بھی لکھے تھے جس کا جواب میں نے ان کو دے بھی دیا ہے کہ جو ان کی تجاویز ہیں وہ regulation میں incorporate ہو سکتی ہیں۔ اس میں کوئی ایسا سقم یا مسئلہ نظر نہیں آتا لیکن میں اس کی وضاحت کر دیتا ہوں کہ بل کے مقاصد کیا ہیں اور اگر آج یہ ٹیک اپ کر لیا جائے۔ میں urgency کی بات کر رہا ہوں کہ اگر کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

چوہدری اعتزاز احسن : اگر آپ prorogue کرتے ہیں تو ہم کرتے ہیں ورنہ ہم

نہیں کریں گے۔

جناب سرتاج عزیز : Prorogation آرڈر نہیں ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : Prorogation آرڈر تو چیئرمین صاحب کے پاس پڑا ہوتا ہے ' آپ ان سے پتا کرائیں ۔ ان کے پاس آیا ہوتا ہے یہ بڑی آپ کی نااہل گورنمنٹ ہے کہ ان کے پاس prorogation آرڈر ہی نہیں ہے۔ ہم پھنسے ہوئے ہیں ' تنگ آئے ہوئے ہیں۔

Mr. Presiding Officer : Please no cross talk !

چوہدری اعتزاز احسن : جناب چیئرمین ! انہوں نے تو کوئی اور کام نہیں کرنا ہوتا ہمیں مفت میں خراب کر رہے ہیں ۔ پہلے تو ایک بحران تھا ' crisis تھا ' اس میں تو ہم چل رہے تھے۔ ہمیں اب سمجھ نہیں آتی کہ ہمیں کیوں روز بلا لیتے ہیں ۔ صبح بلاتے ہیں تو سیشن شام کو کرتے ہیں۔ شام کوبلاتے ہیں تو پھر سیشن نہیں ہوتا۔ اب اس سیشن کو چلانے کا کوئی مقصد ہے۔ اگر یہ بل پاس کرنا ہے۔ ہم پاس کروانے کے لئے ان سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن ہم suspension of rule کو پھر بھی oppose کریں گے۔ ہماری گفتگو ' ہماری گزارشات سنی جائیں ۔ یہ بعد میں چاہے میجارٹی سے کر لیں۔ لیکن اگر یہ ہاؤس prorogue نہیں ہونا لیکن ہمیں ہر روز کہا جاتا ہے کہ ہو جائے گا ۔ہم نے اور کاروبار بھی کرنے ہیں ۔ ہم اتفاق فاؤنڈری کے ملازم نہیں ہیں ۔ خدارا ! ہم اتفاق فاؤنڈری کے ملازم نہیں ہیں۔آپ ملازمین ہونگے ۔

جناب سرتاج عزیز : ہم بھی نہیں ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : کسی ایک شخص کی صوابدید پر سارے کاروبار چھوڑ کر یہاں نہیں بیٹھ سکتے ہیں جبکہ کسی ایک سیٹنگ میں بھی کوئی substantive کام نہیں ہوتا۔ کوئی substantial work نہیں ہوتا۔ کوئی ایسا کام نہیں ہوتا جس کا کوئی جواز ہو' کوئی بات ہو' وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر پر بھی ہم اجلاس چلا دیتے ہیں تو کچھ ان کا چل جاتا ہے ۔ ان کے پاس کوئی کاروبار ہاؤس کے سامنے لانے کے لئے نہیں ہے اور یہ ہاؤس چلائے جا رہے ہیں۔ ہر روز کم از کم پانچ لاکھ کے قریب صرف الاؤنس دیئے جا رہے ہیں ۔ ان کو اس خسارے کا بھی کوئی خیال نہیں ۔ ایک شخص کی صوابدید ہے اور ہم یہاں بغیر کام کے مکھیاں مارتے رہیں ۔ بیچ میں یہ بل آئیں' رول suspend کروائیں' فوراً پاس کرائیں' یہ لیجسلیشن ہے۔ اس طرح لیجسلیشن ہوتی ہے

جناب چیئرمین ! جس طرح یہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ اتنا آپ نے اس سیشن کو لٹکایا ہے آپ اس کو اگلی دفعہ لے کر جائیں ' پاس کرائیں، سیر حاصل اس پر بحث کریں۔ کمیٹی کو بھیجیں ' کمیٹی اس پر غور کرے ' سب کچھ دیکھے ۔ ہر لیجسلیشن رول suspend کر کے یہ کرنا چاہتے ہیں ۔ہم اس کی سخت مخالفت کرتے ہیں ۔ اگر یہ اس ہاؤس کو اس طرح چلانا چاہیں گے تو ہم allies کو کہتے ہیں ' ان کے ساتھ بڑے بڑے معتبرین بیٹھے ہیں۔ لیکن یہ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ کی ڈکٹیٹر شپ جو ہے وہ اس طرح نہیں چل سکتی۔ یہ ڈکٹیٹر شپ ہے' اور یہ وزیر خزانہ اٹھے ہیں ۔ ویسے تو یہ وزیر خانہ ہی ہیں بلکہ میں تو وزیر خانہ بربادی کہوں گا ۔ اگر آپ مجھ سے پوچھیں ' ایک لیجسلیشن آپ دکھائیں جو انہوں نے رول کو suspend کر کے نہ کی ہو ۔

جناب سرتاج عزیز : یہ لفظ expunge کیا جائے ۔

چوہدری اعتزاز احسن : نہیں یہ لفظ کوئی غیر پارلیمانی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : نہیں جس خوشی کا یہ اظہار کر رہے ہیں اس میں تو یہ خانہ آبادی ہی سمجھ رہے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : اس ہاؤس میں بڑے بڑے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا لیجسلیشن ' کیا قانون سازی ہمارے مقدر میں لکھی ہے کہ ہم نے اسی طرح قانون پاس کرنے ہیں۔ کس لئے ہم آئے ہیں' کس لئے ہم منتخب ہوئے ہیں ۔ ہم مقاصد بتا دیں گے قانون کے اور قانون پاس ہو جائے گا۔ اس میں بھی ہم تعاون کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ آپ اس ہاؤس کو prorogue کریں ۔ کہاں تک لٹکائے جائیں گے ۔ اب حکومت کی نااہلی یہاں تک ہے کہ ان کے پاس prorogation order ہی نہیں ہے۔ یہاں لاءمنسٹر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے پاس اختیار بھی ہوتا تھا prorogation کا ' یہاں آرڈر بھی پہلے پہنچے ہوئے ہوتے تھے ۔

میاں محمد یسین خان وٹو : یہ کوئی طریقہ نہیں ہے یہ غلط طریقہ ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : یہ کوئی غلط طریقہ نہیں ہے یہ حکومت کی صوابدید ہوتی ہے ' وزیر پارلیمانی امور کی یہ صوابدید ہونی چاہیئے ان کو یہ اختیارات ہی تفویض نہیں ہیں۔ آپ کے بارے میں ' میں پہلے عرض کر رہا ہوں کہ آپ ملازمین ہونگے اتفاق فاؤنڈری کے ۔ آپ کو کوئی

اختیار ، کوئی صوابدید تفویض نہیں ہوئی ہوگی۔ ہمیں کیوں اپنی ملازمت پکی کرنے میں رگڑا جا رہا ہے ۔ ہمیں بھی عذاب میں ڈالا ہوا ہے یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ کچھ پتہ نہیں کب سیشن شروع ہوا ہے ، کب ختم ہونا ہے۔ میں ابھی بھی ان کو آفر کرتا ہوں کہ اگر یہ prorogue کریں، سب کو مشکل میں کیوں ڈالتے ہیں ، لوگ اپنے گھروں کو جانا چاہتے ہیں، اپنے کاروبار کے لئے جانا چاہتے ہیں ، کل کیا ہوگا ، کچھ نہیں ہوگا۔ پھر ان کو یہ بھی علم نہیں کہ کل ختم ہو جائے گا یا نہیں ہوگا۔ منیجنگ ڈائریکٹر صاحب اتفاق فاؤنڈری کے کہیں گے کہ نہیں ہونا، تو نہیں ہوگا ۔ ان کی طرف سے یہ حکم آجائے کہ نہیں ہوگا، نہیں ہوگا۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین ! اگر آج یہ بل پاس کردیں تو کل ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ کل جمعہ کا دن ہے مختصر سیشن ہوگا، اگر یہ بیچ میں سے نکل جائے تو کل ختم ہو جائے گا۔ اجلاس شام کو کرلیں گے کیونکہ صبح کیبنٹ ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن : کوئی ایک چیز ان کی سیدھی نہیں ہے۔ اب جمعہ کو اکثر، یا جس دن ویک اینڈ آتا ہے اس دن سیشن صبح ہوتا ہے ، دن میں ۔ اب یہ چار بجے کی نوید سنا رہے ہیں۔ آپ کیبنٹ میٹنگ شام کو رکھیں ، اس ہاؤس کی کوئی اہمیت ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ایک سیکنڈ، ایک وقت میں ایک بولے۔ اعتزاز صاحب آپ نے اگر تقریر مکمل کرلی ہے تو آپ بیٹھ جائیں ۔ تاکہ وہ جواب دے سکیں ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا! میں یہ عرض کروں گا کہ اجلاس سینٹ کا یا اسمبلی کا ہونا تو ایک اچھی بات ہے ۔ یہاں انہیں نمائندگی کا موقعہ ملتا ہے ، حکومت پر تنقید کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور عوامی مسائل پیش کرنے کا موقع ملتا ہے اور انہوں نے ساتھ یہ فرمایا کہ crisis تھا تو پھر ٹھیک تھا ۔ میں عرض کروں گا کہ crisis کے باوجود اس معزز ایوان نے کئی بل پاس کئے ہیں ۔ جب یہ اجلاس مکمل ہوگا تو میں ان کی ساری فہرست بتاؤں گا۔ نیشنل اسمبلی نے بھی کئی بل پاس کئے ہیں باوجود اس بات کے کہ crisis تھے ۔ اصل میں بات یہ ہے کہ ایوان کے نمائندگان کو جب ملک میں crisis ہوں ، ملک کے مسائل ہوں اس وقت انہیں یہاں موجود رہنا چاہیئے۔ عوام کے مسائل پیش کرنے چاہیئں تاکہ crisis میں عوام، لوگ ان ایوانوں میں دیکھیں ،

پارلیمنٹ کو دیکھیں بجائے اس بات کے کہ کوئی جا کر جلسے اور جلوسوں کے ذریعے crisis کو حل کرنے کی کوشش کرے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات تو کوئی قابل اعتراض نہیں ہے اور prorogation order اگر پہلے وزیر صاحبان اپنی جیب میں رکھتے تھے تو ان کے خیال میں وہ بات درست ہو گی، ہمارے خیال میں یہ بات درست نہیں ہے۔ اس بل کے پاس کرنے کے بارے میں کچھ مجبوری ہے جو فنانس منسٹر صاحب بیان فرمائیں گے کہ اس سلسلےمیں کچھ ایسی ضرورت ہے کہ اس کو ضروری پاس کرنا ہے ۔ تو یہ پاس ہو جاتا ہے تو انشاء اللہ اس سلسلے میں جس طرح ابھی فنانس منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ہم کوشش کریں گے کہ کل اجلاس prorogue ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ منسٹر صاحب یہ پہلا بل نہیں ہے جو اس طریقے سے، یہ متواتر ایک روایت بنتی جا رہی ہے۔

میاں یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین! صرف ان cases میں ہم نے جہاں urgency ہوئی ہے۔ مثلاً سترہ جج مقرر کرنے تھے اس سلسلے میں ضرور Rule suspend کئے گئے ہیں Anti-terrorist Act میں بھی یعنی کئی بہت فوری اور ضروری تھے جو بہت فوری اور ضروری تھے وہ Rule suspend کر کے ہوئے لیکن آپ تعداد دیکھ لیں کہ جو بغیر Rule suspend کیے ہوئے ہیں وہ آپ نے زیادہ بل پاس کئے ہیں۔ یہ حتی الوسع ہماری کوشش ہو تی ہے کہ Rule suspend نہ ہوں لیکن جہاں مجبوری ہو جائے تو میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ قانون میں اس بات کا Rules میں موجود ہونا کہ Rules suspend کئے جا سکتے ہیں بذات خود اس امر کی دلیل ہے کہ بوقت ضرورت آپ اس اختیار کو استعمال کر سکتے ہیں اور پھر وہ اختیارات جناب اکثریت کی مرضی کے ووٹ سے استعمال ہونے ہوتے ہیں۔ یہ قانون ہے اور ان قوانین کی افادیت ہے اور میں یہ عرض کروں گا کہ اس میں کوئی اتنا مسئلہ نہیں ہے جو سمجھا جائے کہ غیر مناسب ہے ہر لحاظ سے اس کی مناسبت اور ضرورت دیکھنا جو ہے اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ باقی Rules کو suspend کرنے کی Rules اجازت دیتے ہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ساری دنیا میں اپنے تجربات سے اسی نتیجے پہ وہ پہنچے ہیں کہ Rules کے مطابق جہاں تک ہو، چلا جائے جہاں Rules کوئی ایسی صورت پیدا کرتے ہوں کہ فوری ضرورت پوری نہ کرتے ہوں تو وہاں ان کو suspend کر کے کیونکہ آخری جو فیصلہ ہے قانون کا، ایوان چلانے کا، وہ آپ کے پاس، ایوان کے پاس یا

بطور چیئرمین آپ کے پاس ہے کہ آپ ان چیزوں کو ، قانون کو چلانے کے لئے Rules کو چلانے کے لئے اقدامات کریں ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے ۔ میرے خیال میں میں یہیں بات ختم کرتا ہوں تاکہ معاملہ مزید لمبا نہ ہو جائے کیونکہ وہ بڑی جلدی ناراض ہوتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ عاقل شاہ صاحب ? you are on a point of order۔

سید عاقل شاہ۔ جناب میں اسی سلسلے میں جو point of order۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ اس پہ تو گورنمنٹ نے کہہ دیا ہے ، اس پہ گورنمنٹ کا موقف سن چکے ہیں۔

سید عاقل شاہ۔ نہیں، جناب ، میں اور بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب کل صبح جمعہ کا دن ہے جیسا اعتزاز صاحب نے کہا اور لوگ واپس جانا چاہتے ہیں یہ صرف اس لئے کہ صبح Cabinet meeting ہے تو ہم شام کو یہاں پر، شام کو Cabinet meeting کیوں نہیں رکھتے اور صبح کو اجلاس کیوں نہیں رکھتے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I move a motion in this regard that this House recommends that the Cabinet meeting should be held tomorrow evening instead of tomorrow morning and let us see what respect the government has for the Parliament?

جناب سرتاج عزیز۔ نیشنل اسمبلی already تین بجے کل convene ہو چکی ہے۔ مطلب ہے وہ schedule ہو چکی ہے۔

Syed Iqbal Haider: Let us see what respect they have for the Parliament Sir. They cannot even change the timing of their Cabinet meeting.

جناب سرتاج عزیز۔ اگر ان کو اعتراض ہے کہ ایک دن ان کو چاہئیے ، یہ نہیں کرنا چاہتے ہیں تو اس بل کو کل لے لیں ۔ ٹھیک ہے I don't mind, I want to take it up tomorrow, I have no objection۔ نیشنل اسمبلی convene ہو چکی ہے کل تین بجے کے لئے۔

Mr. Presiding Officer: No cross talk please.

آپ آپس میں بات کر لیں پھر آپ کا اتفاق رائے ہوتا ہے تو ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! Suspension of Rules آئندہ ۔۔۔۔۔۔ کب تک ہوتا رہے گا۔ جناب حقیقت یہ ہے کہ یہ routine بن چکی ہے۔ آئندہ کے لئے یہ کم از کم نہ ہو۔

Mr. Presiding Officer: Order in the House please.

ٹھیک ہے بات ہو گئی ہے۔

میاں یٰسین خان وٹو۔ جناب انہوں نے فرمایا کہ کل تین بجے رکھ لیں تو کل تین بجے رکھ لیجئے۔ وہ تو کرنا پڑے گا وہ فرماتے ہیں کہ کل تین بجے رکھ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ کل آپ کے پاس تین بجے presiding officer ہو گا۔

جناب سرتاج عزیز۔ آپ ہوں گے ناں جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اگر صبح ہو سکتا ہے تو بہتر ہے۔

جناب محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب صبح نہیں ہوسکتا کیونکہ تین بجے رکھ لیں چار بجے ہم نے کہا تھا وہ تین کہتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ تین اور چار میں تو کوئی خاص فرق نہیں ہے ۔order please! Would you like to take your seats please! آپ سب تشریف رکھیں ۔ یہ ابھی میری صوابدید پر ہے کہ میں صبح رکھتا ہوں یا شام کو رکھنا چاہتا ہوں it is for the Chair to decide whether the session would be held tomorrow morning or in the afternoon, sense of the House لینا چاہتے ہیں کہ جو اصحاب چاہتے ہیں کہ اجلاس صبح ہو وہ ہاتھ کھڑا کریں' اچھا ایک دوسری proposal بھی ہے جس طرف سے بھی آئی ہے۔ وہ بھی سن لیں وہ شاید قابل قبول ہو یا نہ ہو مجھے پتہ نہیں ہے کہ سینٹ چونکہ جو minimum requirement ہے ninty days کی وہ تو پوری ہوچکی ہے اور اگر آج بل پاس ہوجائے تو جمعہ ہفتہ اور اتوار کے بعد سوموار کو اجلاس رکھ لیں اور وہ Private Members Day ہوگا اور بزنس بھی ہو جائے گا اس پر

آپ لوگوں کی کیا رائے ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب سب کی خواہش ہے کہ یہ اجلاس ختم ہو پھر جب بلانا چاہیں گے بلالیں اب وہ weekend کے بعد کہاں واپس آئیں گے۔ تین بجے کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مگر ابھی کیا کرنا ہے، تو منسٹر صاحب پھر یہ کل کے لئے ڈیفر کرتے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب صرف clarification کے لئے کیونکہ میاں صاحب نے مہربانی فرمائی ہے کہ یہ نمبر تین کو خود انہوں فرمایا کہ نہیں لیا جائے گا ان کی ایک assurance، اس دن میرے خیال میں خالد انور صاحب تھے یا کوئی اور کہ ہمارے ساتھ اس پر پہلے consult کرنے کے بعد اس کو withdraw کیا جائے گا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں اس پر فائنل نہیں عرض کرسکتا لیکن آپ کو کنسلٹ کریں گے اگر ایجنڈے پر یہ آ بھی جائے تو ہم اس پر اصرار نہیں کریں گے۔ آپ اس کی فکر نہ کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اچھا چونکہ ابھی there is no other item on the Agenda the House is adjourned to meet at three PM tomorrow. Thank you.

[Then the House was adjourned to meet again on 12th December, 1997 at 3' O' clock in the eveneing]